بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

(القرآن)

نماز جنازہ میں مسنون دعا

پاسبان حق

تالیف

مولانا ابو احمد نور محمد تونسوی قادری مدظلہ

بانی و مدیر جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ ضلع رحیم یار خان

تعاون

صاحبزادہ مولانا محمد احمد اللہ تونسوی

ناشر: جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ ضلع رحیم یار خان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایک اور قلمی شاہکار

مولانا جمیل الرحمٰن عباسی

حضرت مولانا ابواحمد نور محمد قادری تونسوی دامت برکاتہم العالیہ علمی حلقوں میں تعارف کی محتاج شخصیت نہیں ہیں۔ان کے شعلہ بار قلم نے مسلکی خدمات میں جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ تاریخ ملت کے صفحات پر انمٹ نقوش کی مانند ثبت ہیں، رد رضا خانیت ہو یا لامذہبیت کی تردید، ایوانِ اعتزال پر تابڑ توڑ حملے ہوں یا قصر الحاد و زندقہ پر یلغار، اہل حق کا دفاع ہو یا فرق باطلہ وضالہ کا تعاقب، ہر میدان میں حضرت نے ایک قابل فخر شہسوار کی صورت میں اپنی خدمات پیش کی ہیں، حضرت کو اللہ تعالیٰ نے مختلف النوع خصوصیات سے نوازا ہے، وہ بہترین مقرر بھی ہیں اور قابل فخر مصنف بھی، میدان علم کے شہسوار بھی ہیں اور اخلاص وسادگی کے پیکر بھی، آسمان تصوف کے تابندہ ستارے بھی ہیں اور گلشن حکمت کے عندلیب بھی، مطالعہ اور کتب بینی کے شائق بھی ہیں اور نکتہ دان ونکتہ رس سراپا بھی، وہ اسلاف کے دفاع میں یکتا بھی ہیں اور اکابر کا نمونہ بھی، نرم خو، شیریں گفتار بھی ہیں اور مسلکی تصلب کے حامل بھی۔غرض گوناں گوں خصوصیات کا گلدستہ اور علم وعمل کے جامع ہونے کے باوصف فروتنی آپ کے انداز سے جھلکتی، انکساری برستی اور سادگی ٹپکتی ہے، اصاغر پروری اور ذرہ نوازی کا مشاہدہ احقر بارہا کرتا رہا ہے۔اس عظیم انسان کی کسی کتاب کے تعارف کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ حضرت کی تصنیف وتالیف ہے۔

ردمماتیت آپ کا خاص موضوع ہے اور بلاشبہ حضرت اس میدان کے مایۂ ناز سپوت ہیں، اس موضوع پر آپ کی تالیف ''قبر کی زندگی'' جس نے ایوانِ مماتیت میں زلزلہ برپا کر رکھا ہے، چار ابواب جن سے زائد آیات اور ڈیڑھ صد احادیث اور دیگر بے شمار فوائد پر مشتمل ہے۔یقیناً یہ کتاب اس لائق ہے کہ ہر گھر کی زینت اور ہر لائبریری کا سنگھار ہو،.....(بقیہ ٹائٹل نمبر 3 پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجواللہ والیوم الآخر

نماز جنازہ میں مسنون دعا

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا ابواحمد نور محمد تونسوی قادری مدظلہ العالی

بانی ومدیر: جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ، ضلع رحیم یار خان

تعاون: حضرت مولانا قاری محمد احمد اللہ تونسوی

مدرس: جامعہ ہذا

ناشر: مکتبہ جامعہ عثمانیہ، ترنڈہ محمد پناہ، تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب..... نماز جنازہ میں مسنون دعا

تالیف..... مولانا نور محمد تونسوی قادری مدظلہ

تعاون..... مولانا محمد احمد اللہ تونسوی

صفحات..... 40

قیمت.....

ناشر..... مکتبہ عثمانیہ، ترنڈہ محمد پناہ، ضلع رحیم یار خان

ملنے کے پتے

مکتبہ جامعہ عثمانیہ، ترنڈہ محمد پناہ، تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان

0300-7809356 0300-6812125 0685-671350

☆ حافظ عبدالوحید حنفی، مدنی جامع مسجد، نیا محلہ، نزد بھون روڈ چکوال 0543-551357

☆ مکتبہ صفدریہ، بہاولپور.....مولانا جمیل الرحمٰن عباسی 0301-77909098

☆ دارالعلوم مدنیہ، ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور۔۔۔۔☆ ادارہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ مکتبہ امام اہل سنت، مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ۔ حافظ محمد طاہر 0334-4458256

☆ محترم شیر خان انجم نیازی، راولپنڈی 0315.5092353

☆ مولانا نور اللہ رشیدی، کراچی 0300-2475468

☆ جامعہ عبیدیہ، مولانا طیب صاحب 0306-8862314

☆ مکتبہ ہاشمیہ اینڈ شاہد پرفیوم سنٹر، بالمقابل مدینہ مسجد بہاولپور۔ فقیر شاہد عطار 0300-7811936

☆ مکتبہ سراجیہ چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔ محمد بلال ڈیروی 0333-9810455

☆ ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔ محمد حنیف--0333-8165702

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فہرست مضامین

۱	خطبہ کتاب وتمہید	۴
۲	اہل بدعت کا طرز استدلال	۷
۳	حدیث "" کا معنی اور مطلب	۸
۴	نماز جنازہ میں پرخلوص دعاؤں کے بارہ (۱۲) دلائل	۸
۵	لطیفہ	۱۴
۶	شرط اور جزا میں تغایر کا مسئلہ	۱۸
۷	آخری جواب	۲۵
۸	بریلویوں کے امام، احمد رضا خان بریلوی کی اہم اور سنہری ہدایت	۲۵
۹	امام احمد رضا خان کی ایک اور سنہری ہدایت	۲۶
۱۰	ایک جاہلانہ دلیل اور اس کا جواب	۲۷
۱۱	ایک عامیانہ سوال اور اس کا جواب	۲۷
۱۲	ایک اور شبہ اور اس کا جواب	۲۸
۱۳	دعا بعد از نماز جنازہ کے حکم میں بریلوی علماء کا اختلاف	۲۹
۱۴	قائلین دعا مخصوصہ سے اکتیس (۳۱) سوالات	۳۰
۱۵	نمازِ جنازہ میں مسنون دعائیں	۳۴
۱۶	جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ کا تعارف	۳۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ امابعد فان اصدق الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ و اصحابہ و ازواجہ و جمیع امتہ وسلم وشر الامور محدثاً تھا و کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلا لہ و کل ضلالۃ فی النار۔ قا ل اللہ تبارک و تعالیٰ: الیوم اکملتُ لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ور ضیت لکم الا سلام دیناً ۔

بندہ عاجز ابواحمد نور محمد تونسوی قادری خادم جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ تحصیل لیاقت پور جملہ اہل اسلام خصوصاً طلباء کرام کی خدمت عالیہ میں عرض گزار ہے کہ:

ہمارے فقہاء کرام نے فقہ کی کتابوں میں نماز جنازہ کی پوری ترکیب اور طریقہ قلم بند فرمایا ہے، نیت سے لیکر سلام تک ان حضرات نے سب کچھ لکھ دیا ہے، جو کہ کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ ان حضرات نے فرمایا ہے کہ: سلام کے بعد فوراً میت کی چار پائی کو اٹھالیا جائے، نماز جنازہ کے متصل بعد ان حضرات نے کوئی ایسا مسنون عمل نہیں بتایا جسے چار پائی سامنے رکھ کر پورا کیا جائے۔ بلکہ فقہاء کرام نے بعد نماز جنازہ کے، دعا وغیرہ اعمال کو ناجائز اور مکروہ قرار دیا ہے۔ لیکن بعض لوگ فقہاء کرام کی اس ترکیب کے برعکس جنازہ کے بعد چار پائی کو رکھ لیتے ہیں اور ایک خاص طریقہ سے دعا وغیرہ اعمال میں مصروف ہو جاتے ہیں جس سے لازماً چار پائی اٹھانے میں اچھی خاصی تاخیر ہو جاتی ہے اور نماز جنازہ کے بعد جو طریقہ دعا مروج ہے اسکے ارکان یہ ہیں

نمبر۱..... یہ دعا متصلاً سلام کے بعد کی جائے۔

نمبر۲..... یہ دعا صفیں توڑ کر مانگی جائے

نمبر۳..... یہ دعا ہاتھ اٹھا کر مانگی جائے۔

نمبر۴..... یہ دعا اجتماعی رنگ میں مانگی جائے۔

نمبر۵..... یہ دعا چار پائی سامنے رکھ کر مانگی جائے۔

نمبر۶..... اس دعا کو اتنی اہمیت دی جائے کہ اس مخصوص طریقہ میں شامل نہ ہونے والوں پر نکیر کی جائے حتی کہ لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے تو دریغ نہ کیا جائے۔

حالانکہ مخصوص طریقہ کی یہ دعا نہ تو قرآن کریم کی کسی آیت سے ثابت ہے اور نہ ہی حضور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے۔نہ ہی کسی صحابی، تابعی اور تبع تابعی سے ثابت ہے۔الغرض خیر القرون میں اس مخصوص طریقہ دعا کا کہیں سے بھی ثبوت نہیں ملتا۔حالانکہ علماء اسلام فرماتے ہیں کہ جس عمل کو خیر القرون میں ثواب اور عبادت سمجھ کر نہیں کیا گیا وہ قطعاً عبادت اور کارِ ثواب نہیں بن سکتا، بلکہ ایسے اعمال ''احداث فی الدین'' ہونیکی وجہ سے بدعات کے زمرہ میں شامل ہوجاتے ہیں۔کیونکہ دین اسلام ایک کامل اور مکمل دین ہے اس میں کسی قسم کی ترمیم اور اضافہ کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی طرف سے عبادت کا کوئی طریقہ وضع کرے اور نہ ہی کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی ثابت شدہ عبادت کو اپنے اصل مقام سے ہٹا کر کسی اور موقع اور محل پر چسپاں کردے۔عبادت اس وقت تک عبادت ہے جب تک اپنے موقع اور محل پر ہے، جب کسی عبادت کو بے موقع اور بے محل کیا جائے تو وہ عبادت عبادت نہیں رہتی مثلاً چار رکعت فرض نماز میں دو التحیات پڑھے جاتے ہیں پہلے التحیات میں کلمہ شہادت کے بعد درود شریف نہیں پڑھا جاتا، کیونکہ یہ درود کا موقع اور محل نہیں ہے جبکہ دوسرے التحیات میں کلمہ شہادت کے بعد باقاعدہ درودِ ابراہیمی پڑھا جاتا ہے۔اب اگر کوئی شخص آخری التحیات میں پڑھے جانے والے درود شریف کو پہلے التحیات میں لائے گا تو درود شریف کو بے موقع اور بے محل کرنے کی وجہ سے یقیناً یہ بدعت کے زمرہ میں داخل ہوگا۔کیونکہ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر عبادت کو اپنے موقع اور محل پر ادا کیا جائے اور کسی عبادت کو اپنی مرضی سے کسی دوسرے موقع پر چسپاں کرنیکی کوشش نہ کی جائے اور جو لوگ سنت نبویہ پر اپنے رسومات کو ترجیح دینے کے عادی ہیں وہ لوگ اس مخصوص طریقہ دعا کو قرآن اور حدیث سے زبردستی ثابت کرنیکی سعی نا تمام کرتے ہیں اور جو آیات یا احادیث پیش کرتے ہیں وہ عام ہیں۔اور ظاہر ہے کہ عام دلائل سے ایک خاص طریقہ عبادت ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ان کو تو چاہئے کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ایسے دلائل پیش کریں جن سے انکا خاص طریقہ دعا ثابت ہو اور انکی دعا مخصوصہ کا ایک ایک رکن قرآن وحدیث سے ثابت ہوجائے چنانچہ یہ لوگ عمومات سے استدلال کرکے بے اصولیاں کرتے رہتے ہیں مثلاً ''واذا سألك عبادی عنی فانی قریب [الایة] (۳) وقال ربکم ادعونی استجب لکم [الایة](۳) اُدعوا ربکم تضرعاو خفیه[الا یة] وغیرہ آیات پڑھ دیتے ہیں۔حالانکہ ان آیات میں نہ تو جنازہ کے متصل بعد کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تذکرہ ہے، نہ ہی ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ہے، نہ ہی چارپائی سامنے رکھنے کا ذکر ہے، نہ ہی اجتماعی رنگ کا تذکرہ ہے اور نہ ہی صفیں توڑ کر بیٹھ جانے کا حکم ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ الغرض مروجہ دعا خوانی کا یہاں کوئی ذکر اذکار نہیں ہے، بلکہ یہ آیات تو عام ہیں انمیں کسی زمان، مکان کی تخصیص نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاص طریقہ کی دعا یہاں ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہمارے بھائی صاحبان اس بات پر مُصر ہیں کہ جب بھی آدمی چاہے مخصوص طریقہ سے دعا مانگ سکتا ہے تو ہم انکی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کریں گے کہ اسی جنازہ سے متعلق دو جگہیں ایسی عرض کر دیتے ہیں جن میں یہ لوگ آج تک دعا کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ اور ان کی طرف سے پیش کردہ دلائل کی روشنی میں دعا بطریقہ مخصوص ہونی چاہئے۔

نمبر ا.....

نماز جنازہ شروع ہونے سے پہلے اسی خاص طریقہ سے دعا مانگی جائے کیونکہ جن دلائل سے بعد والی دعا ثابت کی جاتی ہے انہی دلائل سے یہی پہلے والی دعا بھی ثابت کی جاسکتی ہے۔

نمبر ۲.....

سب مسلمان جانتے ہیں کہ نماز جنازہ کی چوتھی تکبیر کے بعد سلام ہی پھیرنا ہے چوتھی تکبیر اور سلام کے درمیان دعا وغیرہ اعمال ہرگز نہیں ہیں۔ حالانکہ جن دلائل سے دعا بعد الجنازہ ثابت کی جاتی ہے انہی دلائل سے چوتھی تکبیر کے بعد اور سلام سے پہلے دعا کا مخصوص طریقہ ثابت ہوسکتا ہے حالانکہ ہمارے بھائیوں کا ان دونوں مقامات پر دعا کرنے کا معمول نہیں ہے، لہذا ان لوگوں کا ایسے مواقع پر مخصوص طریقہ سے دعا نہ کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ عام دلائل سے کسی خاص موقع اور محل اور خاص طریقہ کی دعا ہرگز ثابت نہیں ہوتی بلکہ خاص طریقہ والی دعا کے لئے دلائل بھی خاص ہونے چاہئیں۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن پاک کی کسی آیت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ دعا کا مروجہ طریقہ ثابت نہیں ہے اور جہاں سے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ دلائل عام ہونیکی وجہ سے ان کو قطعاً مفید نہیں ہیں اور مزید تفصیل کے لئے بندہ عاجز کی کتاب ''حقیقی نظریات صحابہ'' کا مطالعہ فرمائیں انشاءاللہ تسلی تشفی ہوگی۔ البتہ ایک حدیث شریف جو کہ مشکوٰۃ شریف وغیرہ کتب میں مروی ہے '' اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء'' پر تفصیلی گفتگو نہ ہوسکی تھی کیونکہ بندہ عاجز کی یہ کتاب ایک بریلوی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عالم کے رسالہ ''نظریات صحابہؓ'' کے جواب میں لکھی گئی تھی چونکہ آنموصوف نے اپنے رسالہ میں یہ حدیث پیش نہیں کی تھی اس لیے بندہ عاجز نے بھی اس سے تعرض نہیں کیا۔ اب حدیث پر گفتگو کرنیکی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ ایک بدعتی شخص نے چھے صفحات پر مشتمل ایک تحریر بندہ عاجز کی طرف بھیجی جس میں بزور بازو دعا بعد الجنازہ کے مخصوص طریقہ کو ثابت کرنکی کوشش کی گئی تھی اور منجملہ دلائل کے یہ حدیث مذکورہ بالا بھی تھی تو بندہ عاجز اس حدیث مذکورہ بالا سے متعلق چند گذارشات پیش کرتا ہے جن سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق اُن دعاؤں سے ہے جو نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد اور چوتھی تکبیر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں کہ وہ دعائیں پر خلوص ہونی چاہئیں یعنی پوری توجہ اور دھیان کے ساتھ یہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جائیں تا کہ پر خلوص دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرماویں، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر خلوص اعمال کو ضرور قبول فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا تعلق دعا بعد الجنازہ سے ہرگز نہیں ہے۔ اب بندہ عاجز آپکی خدمت میں چند دلائل پیش کرتا ہے جن سے ہمارا یہ مدعا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اولاً قائلین دعا کے استدلالات کو ملاحظہ فرمالیں۔

اہل بدعت کا طرز استدلال

یہ لوگ مذکورہ بالا حدیث سے یوں استدلال کرتے ہیں کہ اس حدیث میں اذا شرطیہ ہے صلیتم فعل ماضی کا صیغہ ہے آگے ف جزائیہ ہے جو تعقیب مع الوصل کے لیے آتا ہے، پس ان صرفی نحوی قواعد کو سامنے رکھ کر یہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ نماز جنازہ کے متصل بعد مخصوص طریقہ سے دعا مانگی جائے تا کہ صرفی نحوی قواعد پر پورا پورا عمل ہو جائے۔ اور اسکی پرواہ نہیں کرتے کہ اس طریقہ سے تو قرآن وحدیث اور فقہ کی مخالفت ہو رہی ہے۔ بندہ عاجز صرفی نحوی قواعد کا ہرگز مخالف نہیں ہے لیکن میرا مشورہ یہ ہے کہ صرفی نحوی قواعد کا ایسے طریقے سے لحاظ کیا جائے کہ قرآن وحدیث اور فقہ کی مخالفت لازم نہ آئے، خدانخواستہ اگر ہم نے قرآن حدیث اور فقہ کی مخالفت کر کے صرف صرفی اور نحوی قواعد پر عمل کیا تو کیا یہ صرف نحوی قواعد بروز قیامت ہمارے لیے سفارشی بن کر ہمارے نجات دھندہ ثابت ہونگے؟ اگر نہیں ہونگے اور یقیناً نہیں ہونگے تو ہم پر لازم ہے کہ ہم صرفی نحوی قواعد کا ایسا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مطلب حاصل کریں کہ جو قرآن وحدیث اور فقہ کے مطابق ہو نہ کہ مخالف۔ معاذ اللہ بندہ عاجز صرفی نحوی قواعد کی توہین نہیں کر رہا بلکہ مشورہ دے رہا ہوں کہ قرآن حدیث اور فقہ کو ترجیح دیکر صرفی نحوی قواعد کو انکے مطابق ڈھالا جائے۔ الغرض موافقت کی فضا بنائی جائے نہ کہ مخالفت کی۔ کتاب وسنت اور صرفی نحوی قواعد کے مابین تطبیق کی صورت بعد میں آپکی خدمت میں پیش کی جائیگی لیکن پہلے حدیث کا معنیٰ اور مطلب معلوم کرنیکی کوشش فرمائیں۔

حدیث اذا صلیتم..... الی آخرہ کا معنیٰ اور مطلب:

حدیث مذکورہ بالا کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔ چنانچہ مشکوۃ شریف کے مترجم مولانا عبدالعلیم علوی صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میت پر نماز جنازہ پڑھو اس کے لیے خالص دعا کرو۔ [مشکوۃ شریف مترجم ج ص ۳۵۸] نیز مشکوۃ شریف کے جتنے اردو وغیرہ متراجم موجود ہیں سب نے اسی طرح کا ترجمہ کیا ہے کہ نماز جنازہ کے اندر پڑھی جانے والی دعائیں اخلاص کے ساتھ پڑھی جائیں۔ نیز مشکوۃ شریف کی عربی فارسی جتنی شروحات ہیں ان سب میں حدیث کا یہی مطلب بیان کیا گیا ہے اور کسی ایک مترجم نے اور مشکوۃ کے کسی شارح نے یہ ترجمہ نہیں کیا کہ جب نماز جنازہ پڑھ چکو تو پھر اخلاص کیساتھ اس کے لئے دعا کرو۔ جب یہ ترجمہ آج تک کسی نے نہیں کیا تو ظاہر ہے کہ یہ ترجمہ چودھوی صدی کے پیداوار ہونے کی وجہ سے غلط اور نا قابل قبول ہے، اگر یہ ترجمہ صحیح ہوتا تو کوئی مترجم اور کوئی شارح ایسا ترجمہ ضرور کرتا کہ چودو سو سال میں حدیث کا یہ ترجمہ کسی صحیح عالم دین کو سمجھ نہ آیا اور آیا تو چودھویں صدی کے بدعتیوں کو آیا۔

اب آپکی خدمت میں چند ایسے دلائل پیش کئے جاتے ہیں جن سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیث اذا صلیتم میں جن پر خلوص دعاؤں کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعائیں ہیں نہ کہ بعد کی۔

نماز جنازہ میں پر خلوص دعاؤں کے بارہ میں دلائل

دلیل نمبر ۱

جسطرح قرآن مجید کی بعض آیات دوسری بعض آیات کی تفسیر کرتی ہیں اسی طرح بعض

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

احادیث دوسری حدیثوں کی شرح اور تفصیل ہوا کرتی ہیں۔ تو اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے ایک دوسری حدیث صاف صاف بتلاتی ہے کہ اذا صلیتم علی المیت فا خلصوا له الدعا کا تعلق اندر والی دعاؤں سے ہے چنانچہ المدونة الکبری میں حدیث مروی ہے۔

''ان رسول الله ﷺ قال فی الصلوة علی المیت اخلصوه با الدعاء [المدونة الکبری جلد نمبر ۱ ص ۱۷٤] اس حدیث میں فی الصلوة علی المیت کے الفاظ صاف بتلا رہے ہیں کہ حدیث اذا صلیتم علی المیت [الحدیث] کا تعلق نماز جنازہ میں پڑھی جانیوالی دعاؤں سے ہے نہ کہ باہر والی دعا سے۔ اور جو شخص اس حدیث کو اندر والی دعاؤں سے کاٹ کر باہر والی دعائیں مراد لیتا ہے تو وہ شخص ان رسول الله ﷺ قال فی الصلوة علی المیت [الحدیث] کی صریح مخالفت کر رہا ہے۔

دلیل نمبر ۲

خیر القرون یعنی صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کے مبارک ادوار میں نماز جنازہ میں دعاؤں کو اخلاص کے ساتھ پڑھا جاتا تھا چنانچہ مصنف عبدالرزاق میں ہے "السنة فی الصلوة علی الجنازة ان یقرا بام القرآن ثم یصلی علی النبی ﷺ ثم یخلص الدعا المیت الحدیث مصنف عبدالرزاق جلد ۳ ص ٤۸۹ ترجمہ:۔ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تکبیر کہے پھر ام القرآن یعنی الحمد شریف پڑھے (یا ثنا سبحناك اللهم پڑھ لے) پھر (دوسری تکبیر کے بعد) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود شریف پڑھے پھر (تیسری تکبیر کے بعد) میت کے لیے خالص دعا کرے اسی روایت سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ خیر القرون میں نماز جنازہ کے اندر پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھی جاتی تھی (فاتحہ بھی ثنا ہے)، پھر دوسری تکبیر کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات برکات پر درود شریف پڑھا جاتا تھا، پھر تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے خالص دعا مانگی جاتی تھی، چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا تھا۔ پس ثابت ہوا صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کے خیر القرون میں نماز جنازہ کے اندر ہی پر خلوص دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خیر القرون کے لوگ اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء سے اندر والی دعا مراد لیتے تھے نہ کہ باہر والی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تنبیہ: نماز جناہ میں پہلی تکبیر کے بعد ثنا ہوتی ہے اور یہ ثنا یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف سبحنك اللهم و بحمدك الی آخرہ سے ادا ہو جاتی ہے اور فاتحہ بھی اللہ تعالیٰ کی ثنا ہے ہاں علماء اسلام میں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ آیا نماز جنازہ میں قرآت قرآن ہے یا نہیں۔ یعنی علماء شافعیہ وغیرہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کے قائل ہیں اور ان کا استدلال اسی قسم کی حدیثوں سے ہے۔ جبکہ امام اعظم امام ابوحنیفہ اور امام دارالہجرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں کسی قسم کی قرآت نہیں ہے نہ فاتحہ نہ کوئی اور سورت۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کیساتھ نماز جنازہ میں قرآت کرنا ثابت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نماز جنازہ میں کسی قسم کی قرآت نہیں کرتے تھے دیکھئے موطأ امام مالک ص ۲۱۰۔ حضرت فضالہ بن عبیدہؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز جنازہ میں قرآت کی جاتی ہے؟ تو فرمایا: نہیں! مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ ص ۲۹۹۔ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے سوال کیا گیا کہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ لاقرآۃ مع الامام فی شیء یعنی امام کے پیچھے کسی قسم کی قرآت نہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں قرآت قرآن نہیں ہے اور جن حضرات سے جنازہ میں فاتحہ وغیرہ پڑھنا منقول ہے تو ہو بنیت ثنا ہے یا بنیت دعا ہے۔

دلیل نمبر ۳

محدثین کرام جنہوں نے حدیث زیر بحث کو اپنی کتابوں میں نقل فرمایا ہے، تو ان حضرات نے اس حدیث پر جو ابواب قائم کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق نماز جنازہ میں پڑھی جانیوالی دعاؤں سے ہے۔ چنانچہ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یوں باب قائم فرمایا ہے "باب ماجافی الدعا فی الصلوۃ علی الجنازہ" [ابن ماجہ ص ۱۰۹] اسی طرح امام بیہقی نے سنن بیہقی میں بھی اس حدیث کا یوں عنوان قائم کیا ہے "باب الدعاء فی صلوۃ الجنازۃ" نیز صاحب مشکوۃ نے پہلے یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعا یعنی جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے حق میں پر خلوص دعائیں کرو اس کے بعد حضرت ابوہریرۃ کی مروی حدیث نقل فرمائی: کان رسول اللہ ﷺ اذا صلی علی الجنازۃ قالی اللهم اغفرلحینا و میتنا و شاهدنا و غائبنا..... الی آخرہ تو صاحب مشکوۃ کے اس طرز سے معلوم ہو رہا ہے کہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فاخلصوا له الدعاء کا تعلق ان دعاؤں سے ہے جو نماز جنازہ کے اندر پڑھی جاتیں ہیں مثلاً اللھم اغفر لحینا و میتنا وغیرہ یعنی صاحب مشکوۃ نے پہلے وہ حدیث نقل فرمائی جس میں پر خلوص دعاؤں کا حکم ہے پھر وہ دعائیں نقل فرمائیں جو نماز جنازہ کے اندر پڑھی جاتی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک اس حدیث میں جو پر خلوص طریقہ سے دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ یہی دعائیں ہیں اللھم اغفر لحینا وغیرہ اور ظاہر ہے کہ پندرہویں صدر کے لوگوں کے فہم سے محدثین کرام کا فہم زیادہ معتبر ہے کیونکہ وہی لوگ اس حدیث کو نقل کرنے والے ہیں اور محدثین کرام اس حدیث سے یہی سمجھے ہیں کہ نماز جنازہ میں پڑھی جانیوالی دعائیں پر خلوص ہونی چاہیں۔ اور چودھویں اور پندرھویں صدر کے لوگ سمجھتے ہیں کہ اندر والی دعاؤں کی بجائے باہر والی دعائیں پر خلوص ہونی چاہئیں۔ لیکن اہل علم خوب جانتے ہیں کہ محدثین کے مقابلہ میں ان لوگوں کے فہم پر گاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔

دلیل نمبر ۴:

حدیث اذا صلیتم علی المیت کے راوی سیدنا ابو ہریرہؓ ہیں اور انہوں نے نماز جنازہ کی ادائیگی کی جو ترکیب بتائی ہے وہاں انہوں نے اندر والی دعا کا ذکر تو کیا ہے لیکن باہر والی دعا کا کوئی ذکر اذکار نہیں کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے نزدیک اس حدیث کا تعلق اندر والی دعاؤں سے ہے نہ کہ باہر والی دعاؤں سے۔ چنانچہ موطأ امام مالک میں روایت ہے حضرت سعید کے والد صاحب حضرت ابو ہریرہؓ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ جنازہ پر کس طرح نماز پڑھتے ہیں تو حضرت انہیں جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: انا لعمر الله اخبرك اتبعها من اهلها فاذا وضعت كبرت و حمدت الله و صليت على نبي ثم اقول: اللهم عبدك ابن عبدك و ابن امتك كان يشهد ان لا اله الا انت ان محمد عبدك و رسولك انت اعلم به۔ اللهم ان كان محسنا فزد فى احسانه، و ان كان مسيا۔ فتجاوز عنه سيأته اللهم لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده۔ [موطأ امام مالك ص ۲۰۹ و موطا امام محمد ص ٦٨]

ترجمہ:۔ اللہ کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں میں اسکے اہل سے اسکے پیچھے چلتا ہوں پس جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد وثنا کرتا ہوں (اور دوسری تکبیر کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اقدس پر درود پڑھتا ہوں پھر (تیسری تکبیر کے بعد) یہ دعا پڑھا ہوں اللھم عبدك و ابن عبدك و ابن امتك .....الی آخرہ تو ثابت ہو گیا کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ اپنے عمل سے یہ متعین فرمارہے ہیں کہ فاخلصوا له الدعاء کا تعلق اندر والی دعاؤں سے نہ کہ باہر والی سے۔

دلیل نمبر۵:

شارحینِ حدیث فرماتے ہیں کہ حدیث اذا صلیتم علی المیت الی آخرہ کا تعلق نماز جنازہ کی اندر والی دعاؤں سے ہے۔ چنانچہ شارح مشکوۃ امام ملا علی قاریؒ نے اپنی مشہور کتاب مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "یمکن ان یکون معناہ اجعلوا الدعاخالصا له فی القلب، وان کان عاما فی اللفظ [مرقات جلد نمبر ٤ ص ١٤٠] یہاں سوال یہ مقدر ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ فاخلصوا له الدعا میت کے لئے خالص دعا کرو جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ دعا مفرد کے صیغوں سے کی جائے مثلاً اللھم اغفرله وا رحمه وغیرہ عموماً نماز جنازہ میں جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ میت سمیت پوری امت کو عام ہے جیسے اللھم اغفر لحینا و میتنا.....الی آخرہ تو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے شارح مشکوۃ فرماتے ہیں کہ دعا کے الفاظ اگر چہ عام ہوں لیکن وہ دعا حضور قلب اور خلوص دل سے ہونی چاہئے۔ تو معلوم ہوا کہ شارح مشکوۃ کے نزدیک فاخلصوا له الدعا کا تعلق اندر والی دعاؤں سے ہے کہ وہ پر خلوص ہونی چاہئے۔ نیز ملا علی قاریؒ حدیث زیر بحث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ: وقال ابن الحجر :الدعا للمیت بخصوصه بعد التکبیر الثالثة رکن۔ یعنی ابن حجر فرماتے ہیں میت کے لئے تیسری تکبیر کے بعد خاص دعا کرنا واجب ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شارحین حدیث کے نزدیک فاخلصوا له الدعا سے تیسری تکبیر کے بعد پڑھی جانے والی دعا مراد ہے۔ ہاں ملا علی قاریؒ نے خاص دعا کی رکنیت کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اکثر احادیث صحیحہ میں عام لفظوں سے دعا وارد ہوتی ہے نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ دعا کا رکن اور وجوب کہیں سے ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کو علماء نے سنت کہا ہے۔

دلیل نمبر۶

جتنے مدثین اور فقہاء کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں نماز جنازہ کی پوری ترتیب اور ترکیب لکھی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔انہوں نے اس بعد والی دعا مخصوصہ کا کوئی ذکر اذکار نہیں کیا۔اگر نماز جنازہ کے بعد کوئی خاص دعا ہوتی تو یہ حضرات اس کا تذکرہ بھی ضرور فرماتے۔حتیٰ کہ بہار شریعت جو ہمارے بریلوی بھائیوں کی مشہور معروف کتاب ہے۔اس میں نماز جنازہ کی پوری ترتیب اور ترکیب موجود ہے اور نماز جنازہ کے اندر پڑھی جانیوالی تمام دعاؤں کو اس میں جمع کیا گیا ہے لیکن بعد والی دعا کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ سلام پر ختم ہو جاتی ہے اور کوئی ایسا عمل باقی نہیں ہے جسے چار پائی سامنے رکھ کر پورا کیا جائے۔

دلیل نمبر ۷:

اگر بالفرض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعا سے مراد باہر والی دعا مخصوصہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک زندگی میں ایک بار تو اس پر عمل کرتے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی جتنے بھی جنازے پڑھائے کسی ایک نماز جنازہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کے بعد مخصوص طریقہ سے کوئی دعا نہیں کرائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز جنازہ دعا نہ کرانا دلیل ہے اس بات کی کہ حدیث مذکور کا تعلق اندر والی دعاؤں سے ہے نہ کہ باہر والی سے۔

دلیل نمبر ۸:

خیر القرون کے پاک دور میں سلام کے بعد فوراً چار پائی اٹھا لینے کا معمول تھا وہ لوگ فوراً بسم اللہ پڑھ کر چار پائی اٹھا لیتے تھے حتیٰ کہ پچھلی صفیں ابھی نہ ٹوٹتی تھیں کہ اگلی صف والے چار پائی اٹھا کر چل دیتے تھے چنانچہ امام اوزاعیؒ جو کہ خیر القرون کے آدمی ہیں لکھتے ہیں لا تنقض الصفوف حتی ترفع الجنازة [المغنی لابن قدامه جلد نمبر ۳ ص ۴۱۹۔طبع مصر] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ کی چار پائی پہلے اٹھالی جاتی تھی اور صفیں بعد میں ٹوٹتی تھیں پس جس دور میں یہ دستور تھا کہ صفیں توڑنے سے پہلے ہی چار پائی اٹھالی جاتی تھی تو وہاں دعا بعد از جنازہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم ہوا کہ حدیث اذا صلیتم علی المیت کا تعلق اندر والی دعا سے ہے نہ کہ باہر والی رسمی دعا سے، کیونکہ وہاں تو بعد از سلام اتنی جلدی چار پائی اٹھالی جاتی تھی کہ ابھی صفیں بھی نہیں ٹوٹی ہوتی تھیں، جب اتنی جلدی چار پائی اٹھالی جائے تو مخصوص دعا کا نہ موقع رہتا ہے نہ محل۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دلیل نمبر۹:

صحابہ کرام کے دور میں چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرتے ہی چلے جانے کا دستور تھا، چنانچہ مصنف عبدالرزاق میں حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو الدرداءؓ حضرت انسؓ بن مالکؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے نماز جنازہ کا یہ طریقہ منقول ہے کہ یہ لوگ چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر کر چلے جاتے تھے الفاظ یہ ہیں فینحرفون [مصنف عبدالرزاق جلد۳، ص۴۹۲] پس جب ان لوگوں کا معمول یہ تھا کہ چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر کر چلے جاتے تھے اور ٹھہرتے ہی نہیں تھے تو دعا کا موقع کہاں باقی رہ جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ پرخلوص دعائیں نماز جنازہ کے اندر ہی ہوا کرتی تھیں نہ کہ بعد، کیونکہ بعد میں تو دعا کے لئے کوئی ٹھہرتا بھی نہیں تھا، چنانچہ حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ اذا صلیتم علی الجنازۃ فقدقضیتم ما علیکم فخلو بینھا و بین اھلھا[مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۳ ص ۱۹۳] یعنی جب تم نماز جنازہ پڑھ لو بس تحقیق تم نے اپنا حق ادا کر دیا اب میت اور اہل میت کے درمیان کسی قسم کی رکاوٹ مت ڈالو تا کہ وہ چارپائی اٹھا کے چلے جائیں۔ جب حکم بھی یہ ہے کہ چارپائی اٹھانے میں رکاوٹ مت ڈالو بلکہ اہل میت کو فوراً موقع مہیا کرو تا کہ وہ چارپائی تدفین کے لئے لے چلیں تو ثابت ہوا کہ نماز جنازہ والے حق کی ادائیگی کے بعد شرعی حکم میت کو اٹھا کر لے جانے کا ہے، نہ کہ چارپائی سامنے رکھ کر اپنے معمولات میں لگ جانیکی وجہ سے تاخیر کرنے کا۔

لطیفہ:

ہمارے بریلوی بھائی حدیث اذا صلیتم علی المیت فا خلصوا لہ الدعا میں صرفی نحوی قواعد کو سامنے رکھ کر کہتے ہیں کہ اذا شرطیہ ہے صلیتم ماضی کا صیغہ ہے اور اذا شرطیہ ہے ف جزائیہ ہے جو تعقیب کے لئے آتی ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ شرط اور جزا میں تغایر ہوتا ہے لہذا نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد پرخلوص دعا مانگنی چاہیے۔

اب دیکھئے! صحابی رسول کے فرمان میں اذا شرطیہ بھی ہے صلیتم ماضی کا صیغہ بھی ہے فخلو امیں ف جزائیہ بھی ہے جو تعقیب مع الوصل کے لئے ہے، تو یہاں صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد حق کی ادائیگی ہوگئی اب کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالو بلکہ اہل میت کو فوراً چارپائی اٹھا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لینے دو تو انہیں حضرات کے بیان کردہ قواعد کے مطابق چارپائی اٹھانے میں رکاوٹ نہ ڈالنے کا حکم ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ میت اور اہل میت کے درمیان ہرگز حائل نہ بنو۔ یعنی انکو اٹھانے دو، پس معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا کا حکم نہیں ہے بلکہ چارپائی اٹھا لینے کا حکم ہے، لیکن افسوس کی بات ہے ان لوگوں کو اذا صلیتم علی المیت فا خلصوا له الدعا میں سب صرفی نحوی قواعد نظر آئے اور اذا صلیتم علی الجنازة فقدقضیتم ما علیکم فخلو بینها و بین اهلها..... میں کچھ بھی نظر نہ آیا نہ اذا شرطیہ نظر آیا نہ صلیتم فعل ماضی کا صیغہ نظر آیا نہ ف جزائیہ نظر آئی نہ فخلو ا الی آخرہ کا حکم نظر آیا۔ صحیح کہتے ہیں دانا لوگ، میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تھو تھو۔

دلیل نمبر ۱۰:

بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی نے اپنے فتاوی میں دعا بعد الجنازہ کو عام دعا کے فضائل سے ثابت کیا اور پھر نماز جنازہ کو نماز پنجگانہ پر قیاس فرمایا کہ جس طرح نماز پنجگانہ کے بعد دعا ہوتی ہے اسی طرح نماز جنازہ کے بعد بھی ہونی چاہئے لیکن اعلیٰ حضرت نے دعا بعد الجنازہ کو حدیث اذا صلیتم علی المیت فا خلصوا له الدعا سے ہرگز ثابت نہیں کیا اور نہ ہی یہ حدیث بطور دلیل کے پیش کی، اس لئے کہ اعلیٰ حضرت یہ سمجھتے تھے اس حدیث کا تعلق نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں سے ہے کہ وہ پُر خلوص ہونی چاہئے بعد والی دعا سے اس حدیث کا تعلق نہیں ہے ورنہ اعلیٰ حضرت اس حدیث کو اپنی دلیل ضرور بناتے۔ پس معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک اس حدیث سے دعا بعد الجنازہ ثابت نہیں ہوتی، تو جس حدیث کو اعلیٰ حضرت دلیل نہیں بناتے تو ان کے ماننے والوں کو بھی چاہئے کہ اعلیٰ حضرت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کو خوانخواہ اپنے من بھاتے مطلب کیلئے استعمال نہ کریں۔ دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۴ ص ۲۰ تا ۳۰

دلیل نمبر ۱۱:

علماء اسلام کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حدیث رسول اللہ کے معانی اور مطالب کو سب سے زیادہ سمجھنے والے حضرات فقہاء اسلام ہیں، چنانچہ مشہور محدث امام ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب جامع الترمذی میں لکھتے ہیں و کذلك قال الفقهاء وهم اعلم بمعانی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الحدیث، [جامع ترمذی ص۱۱۸ ج ۱] اوراسی طرح فقہاء اسلام نے کہااوروہی لوگ حدیث کے معانی کوسب زیادہ جاننے والے ہیں۔پس ثابت ہوا کہ احادیث رسول اللہ کے معانی اور مطالب کو سب سے زیادہ جاننے والے فقہاء ہیں اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام کی چودہ سوسالہ تاریخ میں کسی ایک فقیہ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ حدیث اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعا سے نماز جنازہ کے بعد والی دعا مراد ہے، بلکہ فقہاء اسلام نے اس مروجہ دعا کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اسکو درج ذیل عبارات میں ملاحظہ فرمائیں! چنانچہ

۱۔امام ابوبکر بن حامد الحنفی ؒ لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد دعا مکروہ ہے۔[المحیط باب الجنائز]

۲۔علامہ فہامہ،ابوحنیفہ ثانی ابن نجیم الحنفی ؒ لکھتے ہیں: سلام پھیرنے کے بعد دعا نہ کرے۔ [البحر الرائق۔ جلد ۲ ص۱۸۳]

۳۔حضرت مولانا ملا علی قاری ؒ فرماتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد دعا نہ کرے۔[مرقات، جلد۲ص۲۲۹]

۴۔مجموعہ خوانی قلمی میں لکھا ہے: نماز جنازہ کے بعد دعا نہ کرے فتوی اسی پر ہے[ص۳۴۹]

۵۔مفتی سعد اللہ صاحب حنفی ؒ لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد دعا کراہت سے خالی نہیں ہے

[فتاوی سعدیہ ص۱۳۰]

۶۔علامہ برجندی حنفی ؒ نے دعا بعد نماز جنازہ کو مکروہ لکھا ہے[حاشیہ برجندی علی شرح وقایہ]

۷۔حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ: اگر پوچھا جائے کہ وہ کونسی نماز ہے جس کے بعد دعا نہ کرو تو میں جواب دونگا کہ یہ نماز جنازہ ہے کیونکہ اس کے بعد دعا مکروہ ہے۔[نفع المفتی و السائل ص۱۳٤]

۸۔شیخ الاسلام علامہ ابوبکر بن علی الحداد لکھتے ہیں: سلام کے بعد کسی قسم کی دعا نہ کرے۔

[الحواة التسیره جلد نمبر ۱ ص ۱۳۰]

۹۔نواب قطب الدین ؒ لکھتے ہیں: نیز علماء یہ مسئلہ لکھتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد میت کے لئے دعا نہ کی جائے (جیسا دوسری نمازوں میں سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگی جاتی ہے) کیونکہ اس سے نماز جنازہ میں اضافہ کا اشباہ ہوتا ہے۔[مظاہر حق، جلد۲ص۱۲۵]

۱۰۔مالابدمنہ کے حاشیہ پر لکھا ہے: چوتھی تکبیر کے بعد سلام کریں اور اسکے بعد کوئی دعا نہ کریں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۱۔شمس الائمہ امام حلوانی الحنفیؒ لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لئے کوئی شخص نہ ٹھہرے۔

[کُنیہ۔جلد:۱،ص:۵۶۰]

۱۲۔امام طاہر بن احمدؒ البخاری الحنفی لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد اور اسی طرح اس سے قبل میت کے لئے قرآن پڑھ کر دعا نہ کی جائے۔[خلاصۃ الفتاویٰ، ج:۱،ص:۲۲۵]

۱۳۔علامہ سراج الدین ادری الحنفی لکھتے ہیں: جب نماز جنازہ سے فارغ ہو جاتے تو دعا کے لئے نہ ٹھہرتے۔[فتاوی سراجیہ ص ۲۳]

۱۴۔امام حافظ الدین محمد بن شہاب کردی الحنفیؒ لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہرے کیونکہ اس نے ایک دفعہ (جنازہ میں دعا کر لی ہے)[فتاوی بزاریہ۔جلد ا صفحہ ۲۸۴]

۱۵۔امام شمس الدین محمدؒ خراسانی کوہستانی حنفی لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہرے۔

[جامع الرموز ج:۱،ص:۱۲۵]

۱۶۔خیر الفتاوی میں لکھا ہے کہ: لوگ عقیدۃً اس دعا کو ضروری اور حکم شرعی سمجھتے ہیں، پس یہ بدعت ہو گی۔[خیر الفتاوی جلد نمبر ۳ ص ۱۷۔۳۱۶]

۱۷۔حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں: اجتماعی دعا ہاتھ اٹھا کر کرنا بدعت ہے۔

[کفایت المفتی جلد نمبر ۴ ص ۹۷]

۱۸۔مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد وہیں ٹھہر کر دعا کرنا درست نہیں۔[فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۳۷۶]

۱۹۔شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف شہید رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے۔[آپ کے مسائل اور انکا حل ج ۴ ص ۱۶۴]

۲۰۔حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ لکھتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں، دیکھو فتاوی سراجیہ، ص:۲۳.....خلاصۃ الفتاویٰ، ج:۱۔ص:۲۲۵.....انوار بارک اللہ، ص:۲۵۹]

قارئین کرام!

آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ ہر دور کے فقہاء کرام اور مفتیان عظام نے اس دعا کو ناجائز،

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ممنوع، مکروہ اور بدعت قرار دیا ہے، اگر یہ مروجہ طریقہ دعا کسی حدیث سے ثابت ہوتا تو ہر دور کے فقہاء اسے ناجائز، مکروہ اور بدعت وغیرہ ہرگز نہ لکھتے۔ پس فقہاء کرام کا ایک مروجہ طریقہ دعا کے بارہ میں یہ فیصلہ کرنا کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث سے ثابت نہ ہے بلکہ غیر ثابت ہونیکی وجہ سے یہ احداث فی الدین ہے۔ احداث فی الدین یقیناً بدعت کے زمرہ میں داخل ہے۔

دلیل نمبر ۱۲:

نماز جنازہ سے فراغت کے بعد چارپائی کو اٹھانے کی بجائے وہاں بیٹھ جانے اور کچھ پڑھنا اور لمبی لمبی دعائیں کرنا ایک ایسا عمل ہے جس سے لازماً جنازہ کی روانگی میں تاخیر واقع ہوتی ہے اور ادھر شریعت مطہرہ میں نماز جنازہ کی روانگی میں تاخیر کرنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ چنانچہ بریلویوں کے امام، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ: دعا طویل کی غرض سے تجہیز جنازہ کو درنگ و تصویق میں ڈالنا شرع مطہر ہرگز پسند نہ فرمائے گی۔ اعلیٰ حضرت مزید لکھتے ہیں کہ: غرض شرح مطہر میں تعجیل بتاکید مطلوب ہے اور بے ضرورت شرعیہ اس کی تاخیر سے ممانعت اور نماز کے علاوہ شرعاً ضروری و واجب نہیں جس کے لئے قیام و درنگ پسند کریں، شرع میں جتنی دعا ضروری تھی یعنی نماز جنازہ، وہ ہو گئی یا ہونے والی ہے کو اسکے سوا اور دعائے طویل کے لئے کیوں رکھ چھوڑیں؟

[فتاوی رضویہ جلد نمبر ۹ ص ۲۴۸]

شرط اور جزا میں تغایر کا مسئلہ

آپ حضرات نے دلائل قویہ اور براہین ساطعہ سے یہ حقیقت معلوم کر لی کہ کتاب وسنت میں اس مخصوص طریقہ سے بعد نماز جنازہ مانگی جانی والی رسمی دعا کتاب وسنت سے ہرگز ثابت نہیں ہے اور فقہاء اسلام اس رسمی طریقہ دعا کو مکروہ، ناجائز اور بدعت کہتے ہیں اور علماء اسلام میں سے کسی عالم دین نے اس رسم کو جائز نہیں کہا بلکہ بدعات کے زمرہ میں داخل فرمایا۔ اب اس کے بعد کسی قسم کے دلائل کی چنداں ضرورت نہ ہے لیکن ہمارے بھائی جو اس رسم پر عمل پیرا ہیں اور عملی طور پر اس کو فرض اور واجب سے اوپر سمجھتے ہیں وہ لوگ صرفی ونحوی قواعد کے ذریعہ بھی اس رسمی دعا کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حدیث " اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعا " میں اذا شرطیہ ہے صلیتم فعل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ماضی کا صیغہ ہے اور ف جزائیہ ہے تعقیب مع الوصل کے لئے ہے اور نحوی قاعدہ ہے کہ شرط اور جزا میں تغایر ہوتا ہے لہذا اس نحوی قاعدہ سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد متصل دعا مانگی جائے کیونکہ شرط اور جزا میں تغایر ہوتا ہے۔

تو جولاً گذارش ہے کہ یقیناً شرط اور جزا میں تغایر ضرور ہوتا ہے، صرف ونحو کا یہ قاعدہ برسر و چشم، لیکن حقیقت یہ ہے کہ شرط اور جزا میں تغایر تین قسم کا ہوتا ہے۔

نمبرا.....

تغایر کی ایک صورت تو یہ ہے کہ شرط اور جزا میں تغایر کلی ہوتا ہے یعنی شرط بالکل پہلے واقع ہوتی ہے اور جزا اسکے متصل بعد واقع ہوتی ہے جیسے اللہ پاک کا ارشاد ہے اذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض "[الآیۃ] یہاں اذا شرطیہ ہے۔ قضیت الصلوٰۃ فعل ماضی کا صیغہ ہے فا جزائیہ ہے اور.....فانتشروا.....اسکی جزا ہے، یہاں شرط اور جزا میں تغایر کلی واقع ہوا ہے کیونکہ نماز پہلے پڑھی جائیگی اور نماز کے بعد زمین میں پھیل جانے کا حکم ہے تو یہاں شرط و جزا میں تغایر کلی ہے اس لئے کہ یہاں شرط اور جزا تو ایسے فعل ہیں کہ یہ بالکل اکٹھے نہیں ہو سکتے جب تک آدمی نماز میں رہیگا وہ فانتشروا پر عمل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ انتشار فی الارض نماز کے منافی ہے تو جب شرط اور جزا ایسے فعل ہیں جو کسی صورت بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے تو ان میں تغایر کلی ہوگا۔ اسی طرح قرآن مجید کی یہ آیت اذا طعمتم فانتشروا میں شرط اور جزا کے اندر تغایر کلی ہے اور اسی قسم کی اور مثالیں بھی کتاب وسنت میں دستیاب ہو سکتی ہیں۔

نمبر۲:.....

شرط اور جزا میں تغایر کی دوسری قسم یہ ہے کہ جزا اور کل کا تغایر ہوتا ہے، شرط کل ہوتی ہے اور جزا اسکی ایک جز ہوتی ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: اذا کتب احد کم الی احد فلبدأ بنفسہ [السراج المنیر ج اول ص۱۶۸] (جب تم میں سے کوئی کسی ایک کو خط لکھے تو اپنے آپ سے ابتدا کرے) تو ابتدا بنفسہ جزو ہے اور خط کل ہے۔ پس اس حدیث میں اذا شرطیہ ہے کتب احد کم الی احد یہ شرط ہے فلبدأ بنفسہ اسکی جزا ہے اور ف تعقیب مع الوصل کے لیے ہے لیکن یہاں شرط اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جز امیں تغایر کلی اور ذاتی نہیں ہے بلکہ جز اور کل کا تغایر ہے۔ تو یہاں شرط اور جز ادونوں اکھٹے چل رہے ہیں اور جز اور کل کا تغایر بھی موجود ہے کیونکہ خط کل ہے اور اپنے نام سے شروع کرنا اس کی ایک جز ہے اسی طرح یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں "اذا کتبتم الحدیث فاکتبوہ باسنادہ [سراج المنبر، ج:۱،ص:۱۷۱]" یہاں بھی شرط اور جز امیں کلی اور ذاتی تغایر ہرگز نہیں ہے بلکہ حدیث اور اسکا اسناد اکٹھے بھی ہورہے ہیں اور جز اور کل کا تغایر بھی باقی ہے کیونکہ حدیث کل ہے اور اسناد اسکی جز ہے۔ تو ثابت ہوا کہ ہر جگہ ذاتی اور کلی تغایر نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات شرط اور جز ا ایک دوسرے کے جز ہوتے ہیں، البتہ جز اور کل کا تغایر بھی پایا جاتا ہے اسی طرح حدیث اذا صلیتم علی المیت فا خلصوا له الدعاء میں تغایر ذاتی اور کلی ہرگز نہیں ہے بلکہ تغایر کل اور جز کا ہے یعنی اذا صلیتم علی المیت یہ شرط ہے اور کل ہے اور فا خلصوا له الدعاء اسکی ایک جز ہے، کیونکہ نماز جنازہ تو تکبیر تحریمہ سے شروع ہو جاتی ہے اس میں ثنا بھی پڑھی جاتی ہے درود شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور تکبیریں بھی کہی جاتی ہیں، آخر میں سلام بھی ہوتا ہے تو تیسری تکبیر کے بعد جو دعا ہے وہ اسکی ایک جز ہے۔ پس معلوم ہوا نماز جنازہ ایک مکمل عبادت ہے اور خالص دعا اس کا ایک جز ہے، پس اس حدیث میں شرط اور جز ا کے درمیان تغایر کل ثابت کرنا ایک بنیادی غلطی ہے جس میں اہل بدعت مبتلا ہیں۔ جب ہم تغایر کی یہ صورت تسلیم کرلیں گے تو صرفی نحوی قواعد بھی سارے پورے ہو جائیں گے اور دعا سمیت ساری نماز جنازہ کل رہے گی اور دعا اسکی ایک جز بنے گی، اب ایسی صورت میں صرفی ونحوی قواعد بھی اپنے مقام پر سچے رہے اور حدیث کا وہ مطلب جو فقہاء اور محدثین نے بیان کیا محفوظ رہ گیا کہ فاخلصوا له الدعاء میں اندر والی دعا مراد ہے نہ کہ باہر والی رسمی۔

نمبر۳:.....

تغایر کی ایک اور قسم بھی ہے وہ یہ ہے کہ شرط اور جز امیں تغایر ارادے اور فعل کا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم [الایۃ] یہاں اذا شرطیہ ہے اور قمتم الی الصلوۃ اسکی شرط ہے اور فاغسلوا وجوھکم اسکی جزا ہے اور ف تعقیب مع الوصل کے لئے بھی موجود ہے لیکن یہاں تغایر ارادے اور فعل کا ہے یعنی اذا قمتم الی الصلوۃ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فاغسلوا وجوھکم الی آخرہ یعنی جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے وضو کرلو۔ تو یہاں تغایر ارادے اور عمل کا ہے۔ اسی طرح قرآن پاک کی یہ آیت اذا قرآت القرآن فاستعذ باللہ [الآیۃ] یعنی اذا اردت قرآت القرآن یعنی جب تو قرآت قرآن کا ارادہ کرے تو اعوذ باللہ پڑھ لے۔ تو تغایر کی یہ تیسری قسم ہے۔ اور حدیث اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء میں تغایر کی یہ قسم بھی مراد ہوسکتی ہے یعنی اذا صلیتم علی المیت کا مطلب یہ ہوگا یہ اذا اردتم الصلوۃ علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء یعنی جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کرو تو پر خلوص دعائیں اس کے لئے کرو! بہر حال آخری دو صورتیں تغایر کی حدیث اذا صلیتم علی المیت میں مراد ہوسکتی ہیں، یعنی جز اور کل کا تغایر مراد لیا جائے یا ارادے اور عمل کا تغایر مراد لیا جائے، ان دونوں صورتوں میں حدیث مذکورہ کا وہی صحیح مطلب نکلے گا جو تمام صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ فقہاء، مجتہدین اور محدثین مفسرین نے مراد لیا ہے اس لئے یہ مطلب صحیح ہے کہ اس حدیث میں جس دعا کا حکم دیا گیا ہے وہ اندر والی دعا ہے نہ کہ باہر والی رسمی۔ اور اگر حدیث مذکورہ میں شرط اور جزا کے تغایر کی پہلی قسم متعین کی جائے یعنی ذاتی اور کلی تغایر مراد لیا جائے تو حدیث کا یہ ایک ایسا مطلب ہوگا جسے چودہ سو سال کے عرصہ میں کسی نے مراد نہیں لیا، نہ کسی صحابیؓ نے، نہ کسی تابعیؒ نے، نہ کسی تبع تابعی نے، نہ کسی فقیہ نے، نہ کسی محدث نے، نہ کسی مفسر نے اور نہ کسی عالم دین نے بلکہ کسی مسلمان نے حدیث کا یہ مطلب مراد نہیں لیا۔ پس ثابت ہوا تغایر کلی اور ذاتی کی صورت میں حدیث کا مطلب غلط ہو جاتا ہے، ظاہر ہے کہ حدیث کا غلط مطلب مراد لینا اور پھر اس پر عمل کرنا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔ نیز تغایر کلی اور ذاتی وہاں مراد ہوتا ہے جہاں شرط اور جزا ایسے فعل ہوں جو جمع نہ ہو سکتے ہوں جیسے "فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض [الآیہ]" اسی طرح "فاذا طعمتم فانتشروا" لیکن اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء میں شرط اور جزا یعنی صلوۃ علی المیت اور اخلاص فی الدعا، دو ایسے فعل ہیں کہ جن میں کوئی تضاد اور تنافی نہیں ہے بلکہ یہ دونوں اکٹھے ہو سکتے ہیں کیونکہ الصلوۃ علی المیت بھی ایک قسم کی دعا ہے اور فاخلصوا لہ الدعاء بھی دعا ہے، پس جب شرط اور جزا میں تضاد اور تنافی نہیں ہے تو خوامخواہ تغایر کلی اور ذاتی ثابت کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے، جبکہ جز اور کل کا تغایر بھی موجود ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اب ہم آپ کی خدمت میں چند حدیثیں پیش کرتے ہیں جن میں اذا شرطیہ بھی موجود ہے اور اسکی جزا فعل ماضی ہے پھر ف جزائیہ بھی موجود ہے جو کہ تعقیب مع الوصل کے لئے ہوتی ہے، اس سب کے باوجود کسی حدیث میں بھی تغایر کلی اور ذاتی نہیں ہے بلکہ کہیں تغایر کل اور جز کا ہے اور کہیں ارادے اور عمل کا ہے۔ دیکھئے!

حدیث نمبر ا..... اذا ابتغیتم المعروف فاطلبو عند حسان الوجوہ.....ترجمہ: جب تم بھلائی کو طلب کرو تو اسکو خوبصورت لوگوں سے طلب کرو۔

۲:.....اذا اتی احدکم اھلہ فلیستتر :ترجمہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اسے چاہیے کہ پردہ بنالے۔

۳:..... اذا اتی احد کم الغائط فلا یستقبل القبلة ولا یولھا ظھرة.....ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلا میں جائے بس نہ قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پیٹھ۔

۴:..... اذا اد ھن احد کم فلیبدا بحاجبیہ،..... ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص تیل لگائے پس شروع کرے اپنی ابرو سے۔

۵:.....اذا استجمر احد کم فلیو تر،..... ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلوں سے استنجا کرے پس اسکو چاہئے کہ طاق بار کرے۔

۶:..... اذا اقیمت الصلوة فلا تأتو ھا وانتم تسعون.....ترجمہ: اور جب کھڑی کی جائے نماز تو پس بھاگتے ہوئے نہ آؤ۔

۷:.....اذا اکتحل احدکم فلیکتحل وتراً ..... ترجمہ: اور جب تم میں سے کوئی شخص سرمہ آنکھوں میں ڈالے تو طاق بار ڈالے۔

۸:..... اذا اکل احد کم طعاماًفلیذ کر اسم اللہ ..... ترجمہ: اور جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہئے بسم اللہ سے شروع کرے۔

۹:.....اذا اکل احد کم فلیاکل بیمینہ.....ترجمہ: اور جب کھانا کھائے تم میں سے کوئی ایک شخص پس چاہئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۰:..... اذا امّ احد کم الناس فلیخفف .....ترجمہ:اور جب تم میں سے کوئی ایک شخص نماز کی امامت کرائے تو پس اس کو چاہئے کہ نماز میں تخفیف کرے۔

۱۱:..... اذا انتعل احد کم فلیبدا بالیمنی.....ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو پس ابتدا دائیں پاؤں سے کرے۔

۱۲:..... اذا بال احد کم فلیرتد لبوله مکانا لینا..... ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ تو پس وہ اپنے پیشاب کے لئے نرم جگہ تلاش کرے۔

۱۳:.....اذا توضأ احد کم فاحسن وضوءه.....ترجمہ: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو پس اسے چاہئے اپنے وضو کو اچھے طریقے سے کرے۔

۱۴:.....اذا جاء احد کم الجمعة فلیغتسل..... ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص نماز جمعہ کے لئے آئے تو پس چاہئے کہ غسل کرے۔

۱۵:.....اذا اجمرتم المیت فاوتروا..... ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص مردہ انسان کو خوشبو لگائے اسے چاہئے کہ طاق بار لگائے۔

۱۶:..... اذا حکمتم فاعدلوا واذا قتلتم فاحسنوا.....ترجمہ: جب تم فیصلہ کرو تو پس تم انصاف کرو اور جب تم قتل کرو تو پس احسن طریقے سے قتل کرو۔

۱۷:.....اذا دعوت الله فادع الله ببطن کفیك.....ترجمہ: اور جب تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے پس دعا مانگ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سیدھا کر کے۔

۱۸:.....اذا سئلتم الله تعالیٰ فاسئلوه الفردوس.....ترجمہ:اور جب تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے پس اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگے۔

۱۹:..... اذا سئلتم الله فاسئلوه ببطون اکفکم..... ترجمہ:اور جب تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ سے مانگے تو پس اپنے دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے مانگے۔

۲۰:..... اذا سجد احد کم فلیعتدل..... ترجمہ:اور جب تم میں سے کوئی ایک شخص سجدہ کرے پس اسکو چاہئے کہ اعتدال سے سجدہ کرے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۲۱:..... اذا شرب احد کم فلا یتنفس فی الاناء.....ترجمہ:اور جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو پس نہ پھونک (سانس) نکالے برتن میں۔

۲۲:..... اذا شربتم الماء فاشربوا ماءً..... ترجمہ:جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو پس اسے چاہئے کہ چوس چوس کر کے پیئے۔(غٹ غٹ کر کے نہ پیے۔)

۲۳:..... اذا صلی احدکم فلیبدا بتحمید اللہ..... ترجمہ:اور جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے پس اسے چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے شروع کرے۔

۲۴:.....اذا طبختم اللحم فاکثروا لمرق..... ترجمہ:جب تم میں سے کوئی ایک شخص گوشت پکائے تو پس اسے چاہئے کہ شوربہ زیادہ بنائے۔

۲۵:.....اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح..... ترجمہ:اور جب تم جانور کو ذبح کرو تو اسے احسن طریقہ سے ذبح کرو۔

۲۶:..... اذا صیلتم علی رسول اللہ ﷺ فاحسنوا الصلوۃ علیہ..... ترجمہ جب تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجو تو پس احسن طریقے سے درود بھیجو۔

۲۷:..... اذا استعنت فاستعن باللہ.....ترجمہ:اور جب تو مدد مانگے تو پس اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ۔(زیادہ تر یہ حدیثیں جامع صغیر سے لی گئی ہیں)

محترم قارئین کرام!

یہ ستائیس احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامنے ہیں، ان سب حدیثوں میں اذا شرطیہ اور اسکی جزا فعل ماضی کا صیغہ ہے، ف جزائیہ بھی موجود ہے جو تعقیب مع الوصل کے لئے ہوتی ہے، لیکن ان سب حدیثوں میں تغایر کلی اور ذاتی ہرگز ہرگز مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ ایسا تغایر یہاں ناممکن ہے، بلکہ ان احادیث میں جز اور کل کا تغایر ہے یا پھر ارادے اور عمل کا تغایر ہے۔بعینہ حدیث اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء میں بھی تغایر جز اور کل کا بھی ممکن ہے اور تغایر عمل اور ادارے کا بھی ممکن ہے اور حدیث مذکور کا یہی مطلب محدثین اور فقہاء کرام کا پسندیدہ ہے اور خوامخواہ تغایر ذاتی وکلی پیدا کرنا محدثین وفقہاء کرام کے سخت خلاف ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آخری جواب:

اگر ہمارے بریلوی بھائی بضد ہیں کہ: نہیں جی! حدیث اذا صلیتم میں تغایر کلی اور ذاتی ہے لہذا پہلے نماز جنازہ پڑھی جائیگی اور بعد میں پرخلوص دعائیں مانگی جائیں تو بندہ عاجز عرض گزار ہے کہ ہمارے ان بھائیوں کو چاہئے کہ پہلے نماز جنازہ بغیر پُر خلوص دعاؤں کے پڑھیں بعد میں خالص دعائیں مانگیں تا کہ شرط اور جزا میں پورا پورا تغایر ہو جائے، ورنہ نماز جنازہ میں بھی پرخلوص دعائیں مانگیں بعد میں بھی پرخلوص دعائیں مانگیں تو تغایر برقرار نہ رہے گا۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ نماز جنازہ کے اندر بھی پرخلوص دعاؤں کے قائل ہیں اور بعد میں بھی کہتے ہیں کہ خالص دعا ہونی چاہئے۔ عجیب ظلم ہے ان لوگوں کا کہ شرط اور جزا کے تغایر کو خود نہیں مانتے اور الزام ہم پر دیتے ہیں کہ علماء دیوبند شرط اور جزا کے درمیان تغایر کو نہیں مانتے۔ ارے بھائی! ہم تو تغایر کے قائل ہیں شرط اور جزا کے درمیان تغایر جزا اور کل کا بھی ہو سکتا ہے، ارادے اور عمل کا تغایر بھی ہو سکتا ہے، لیکن بالکل تغایر کے تو تم منکر ہو، نماز جنازہ کے اندر بھی پرخلوص دعاؤں کے قائل ہو اور بعد میں بھی خالص دعاؤں کے قائل ہو تو آپ کا تغایر کہاں گیا؟ سچ کہا کسی نے کہ

میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا
خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا نام خرد
جو چاہے آپ کا حُسن کرشمہ ساز کرے

بریلویوں کے امام، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کی اہم اور سنہری ہدایت:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی اپنے فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں ہر شخص اپنے نفس میں دعا کرے دوسروں سے تاکید اور تقاضا میں مصروفی یا اشتغال یا نہ کرنیوالوں سے نزاع، جدال کا وہ محل نہیں کہ وہ وقت اعتبار و تفکر و اتعاذ و تدبر کا ہے، نہ غافلانہ رفع صوت و بحث و منازعت کا۔

[فتاوی رضویہ ص ۲۲ جلد نمبر ۴ مطبوعہ امجدیہ کراچی]

دیکھئے اعلیٰ حضرت فرما رہے ہیں کہ: ہر شخص اپنے دل میں دعا کرے جبکہ آجکل مانگنے والے اعلیٰ حضرت کی ہدایت کے برعکس اونچی اونچی دعا کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: دعا نہ مانگنے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

والوں سے جھگڑا مت کرو! لیکن انکی اس ہدایت کے برعکس مانگنے والے نہ مانگنے والوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: یہاں شور شرابہ نہ کیا جائے بحث مباحثہ نہ کیا جائے کیونکہ یہ ان چیزوں کا موقع نہ ہے، لیکن انکے ماننے والے انکی ہدایت کے برعکس شور شرابہ بھی کرتے ہیں اور بحث مباحثہ بھی کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: دوسروں سے دعا کا تقاضا نہ کرو لیکن انکے ماننے والے انکی ہدایت کے برعکس نہ مانگنے والوں کو مجبور بھی کرتے ہیں۔

امام احمد رضا خان کی ایک اور سنہری ہدایت:

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں: یہ بھی لحاظ لازم کہ صرف اس دعا کی غرض سے جنازہ اٹھانے کو تصدیق و درنگ میں نہ ڈالیں، تعجیل مامور ہے اور دعا کچھ تصدیق پر موقوف نہیں۔ اتنے کلمات اللھم لا تحرمنا اجرہ و لا تفتنا بعدہ و اغفرلنا لہ بلکہ اس سے زائد جنازہ اٹھاتے اٹھاتے کہہ سکتے ہیں۔

[ص ۲۱ جلد چہارم فتاویٰ رضویہ]

دیکھئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: دعا مختصر کی جائے تاکہ جنازہ کی روانگی میں تاخیر نہ ہو جائے لیکن اعلیٰ حضرت کی اس ہدایت کے برعکس یہاں لمبی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں، تین تین بار ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ دعا سے پہلے کچھ قرآن کی صورتیں پڑھوائی جاتی ہیں، پھر قرآن کا وسیلہ دیا جاتا ہے لیکن اعلیٰ حضرت کی برادری کو نہ معلوم اعلیٰ حضرت کی یہ ہدایت کیوں بھول جاتی ہیں۔ ادھر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ میت کی روانگی میں تعجیل مامور ہے، یعنی شرعی حکم ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت کو ماننے والے جنازہ کے بعد دیر اور درنگ کر کے نہ معلوم کیوں ایک شرعی حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت کی ہدایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا اتنی مختصر ہونی چاہئے کہ چارپائی اٹھاتے اٹھاتے چند کلمات دعائیہ کہہ دیئے جائیں پس معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت اس دعا میں ہاتھ اٹھانے کے بھی قائل نہیں ہیں کیونکہ جب چارپائی اٹھاتے ہوئے یہ دعائیہ کلمات کہے جائیں گے تو ظاہر ہے کہ ہر شخص کے ہاتھ چارپائی کی طرف ہونگے نہ کہ دعا کیلئے اٹھے ہوئے، نیز اعلیٰ حضرت نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہر شخص اپنے دل میں دعا کرے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجتماعیت کے بھی قائل نہیں ہیں اور ظاہر بات ہے کہ اجتماعی شکل کو چھوڑ کر اگر ہر شخص اپنے دل میں میت کے لیے دعا مغفرت کر رہا ہے اور عبادت کی کوئی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خاص شکل نہیں بن رہی تو ایسی دعا سے کوئی منع نہیں کرتا۔

ایک جاہلانہ دلیل:

بعض نادان لوگ حدیث " اذ صلیتم علی المیت فا خلصوا له الدعا ء" کا لفظی ترجمہ دیکھتے ہیں کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھوں تو پس اس کے لئے پر خلوص دعائیں کرو تو یہ لوگ لفظ پس کو دیکھ کر فوراً کہہ دیتے ہیں کہ پس کے معنی بعد کے ہوتے ہیں تو اس طریقہ سے وہ جنازہ کے بعد والی رسمی دعا کو ثابت کرتے ہیں اور اپنی دلیل کی تقریریوں کرتے ہیں ف کا معنی پس اور پس کا معنی بعد۔

تو ایسے لوگوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر جگہ اور ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ورنہ اذا قرات القرآن فا استعذ بالله [آلایة] میں وہی ف بھی موجود ہے اسکا معنی پس بھی ہے تو اگر پس کے معنی بعد کے کر لئے جائیں تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے قرآن پاک پڑھو بعد میں اعوذ باللہ پڑھو جس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ اسی طرح اذا قمتم الی الصلوة فا اغسلوا وجوهكم [آلایة] میں ف موجود ہے اسکا معنی پس بھی ہے اگر یہاں بھی پس کا معنی بعد کر لیا جائے تو یہاں معنی یہ ہوگا کہ نماز میں قیام پہلے کر لیا جائے بعد میں وضو کیا جائے، حالانکہ اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے اذا صلیتم علی رسول اللہ ﷺ فا احسنوا الصلوة علیه اسمیں ف موجود ہے جس کے معنی پس کے کئے جاتے ہیں اور اگر یہاں پس کے معنی بعد کے لیئے جائیں تو اسکا مطلب یہ ہوگا درود شریف کو پڑھ چکنے کے بعد اسکو احسن اور اچھا کرو! اب بتاؤ جب ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا گیا تو بعد میں کیسے اچھا اور احسن ہوگا؟..... اسی طرح حدیث اذا ذبحتم فا حسنوا الذبح اس حدیث میں ف موجود ہے اور اسکا معنی پس کا کیا جاتا ہے، لیکن اگر یہاں پس کے معنی بعد کے کئے جائیں تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ ایک دفعہ جانور کو ذبح کر لو بعد میں اسکے ذبح کو احسن طریقہ سے کرو! اب بتاؤ جب ایک دفعہ جانور ذبح ہو گیا تو ذبح کر چکنے کے بعد کیسے اسکو احسن طریقہ سے ذبح کیا جائیگا؟

ایک عامیانہ سوال:

بعض لوگ بڑی سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے کہ نماز جنازہ کے بعد خاص طریقہ سے مانگی جانی والی یہ دعا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس دعا سے منع تو نہیں فرمایا لہذا مانگ لینے میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔

تو جواباً گذارش ہے کہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی اذان اور تکبیر سے منع نہیں فرمایا، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں قرآت قرآن سے منع نہیں فرمایا، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں رکوع سجود اور التحیات سے منع نہیں فرمایا البتہ یہ کام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کئے اس لیے نماز جنازہ میں یہ کام کوئی بھی نہیں کرتا، نہ بریلوی نہ دیوبندی۔ تو کیا اگر کوئی شخص یہ دعوی لیکر کھڑا ہو جائے کہ نماز جنازہ کے لئے اذان اور تکبیر بھی ہونی چاہئے اور نماز جنازہ میں قرآت قرآن بھی ہونی چاہئے، رکوع سجود اور التحیات بھی ہونا چاہئے اگر چہ یہ امور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کئے لیکن ان سے منع تو نہیں فرمایا لہٰذا ان کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ تو میری دانستہ کے مطابق کوئی دانشمند آدمی ان امور کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دے گا، پس معلوم ہوا جو کام اللہ تعالیٰ کے نبی نے نہیں کیا تو ہمارے لئے عبادت اور کارِ ثواب نہیں ہوسکتا۔ نیز یہ بات بھی ذہن نشین فرمالیں کہ اس مقدس دور میں نماز جنازہ کے بعد مخصوص طریقہ دعا کا رواج نہ تھا جب دعا مانگی ہی نہیں جاتی تھی تو منع کیسے کرتے؟ ہاں جب خیر القرون کے بعد اس خاص طریقہ کا رواج عوام الناس میں شروع ہوا تو فقہاء کرام نے کتاب وسنت کے دلائل کو سامنے رکھ کر منع کر دیا۔

ایک اور شبہ

:بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از نماز جنازہ اس مخصوص طریقہ سے دعا نہیں کرائی، لیکن اگر کر لی جائے تو کیا حرج ہے؟

تو جواباً گزارش ہے کہ کسی فرد بشر کو اپنی طرف سے عبادت کے کسی خاص طریقہ کو وضع کرنے کی اجازت نہ ہے اور جو شخص از خود عبادت کا طریقہ وضع کرتا ہے تو وہ گویا شارع بننا چاہتا ہے، حالانکہ شارع صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے، نیز اگر کیا حرج والی منطق کو تسلیم کر لیا جائے تو ہم کہیں گے کہ عید کی نماز کی اذان وتکبیر نہیں ہے، اگر عید نماز کی اذان وتکبیر کہی جائے تو کیا حرج ہے؟ اسی طرح نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے، چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے دعا کا کوئی بھی قائل نہ ہے نہ بریلوی نہ دیوبندی۔ اگر مانگ لی جائے تو کیا حرج ہے؟ چار رکعت والی نماز میں پہلے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

التحیات میں درود شریف نہیں پڑھا جاتا اگر کوئی پڑھ لے تو کیا حرج ہے؟ وغیرہ وغیرہ پس معلوم ہو گیا کہ ''کیا حرج ہے؟'' کہہ کر بدعات کو دین میں شامل کرنا بالکل غلط ہے۔

دعا بعد از نماز جنازہ کے حکم میں بریلوی علماء کا اختلاف:

بندہ عاجز نے بریلوی علماء کی اس موضوع پر متعدد کتابیں دیکھیں اور ان کتابوں میں بہت بڑا اختلاف یہ ہے کہ آیا نماز جنازہ کے بعد والی دعا فرض یعنی ضروری ہے یا سنت ہے یا جائز اور مباح ہے۔ ان حضرات کا یہ اختلاف بتاتا ہے کہ یہ دعا اصول شریعت سے ثابت نہیں ہے، ہر شخص نے اپنی فہم کے مطابق حکم لگایا ہے۔ دیکھئے بریلویوں کے مشہور عالم علامہ محمد عمر اچھروی لکھتے ہیں: جب کسی نماز سے فارغ ہووے نماز جنازہ ہو یا (کوئی) اور تو نماز کے بعد وہی ٹھہرے رہنا اور بحکم الٰہی وہیں دعا مانگنا ضروری ہوا۔ [مقیاس حنفیت ص ۵۳۳] نیز قرآن مجید کی آیت ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین سے اچھروی صاحب نے اسی مخصوص دعا نہ مانگنے والوں کو جہنمی بھی قرار دے دیا ہے [دیکھئے مقیاس حنفیت ص ۵۳۰] اچھروی صاحب کی تحقیق یہی ہے یہ مروجہ طریقہ دعا ضروری ہے اور اسکا انکار کرنے والے جہنمی ہیں معاذ اللہ۔ جبکہ مفتی احمد یار گجراتی صاحب فرماتے ہیں: دعا بعد نماز جنازہ جائز بلکہ سنت ہے [دیکھئے جاء الحق ص ۲۸۱] دیکھئے! مفتی احمد یار خان صاحب اسے فرض لازم نہیں کہتے بلکہ جائز اور سنت بتاتے ہیں اور مولانا مفتی محمد امین صاحب لکھتے ہیں: اور دعا بعد جنازہ نہ تو فرض ہے نہ واجب بلکہ یہ جائز اور مباح ہے [نماز جنازہ کے بعد دعا کا حکم] اور علامہ پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتے ہیں البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی ایسی باقاعدہ دعا کسی مجموعہ حدیث میں نہ مل سکی جس سے ثابت ہو کہ آپ نے نماز جنازہ کا سلام پھیرنے کے بعد بہ ہیئت اجتماعی مخصوص الفاظ میں کوئی دعائیہ جملے ادا فرمائے ہوں لیکن کہیں اسکی ممانعت بھی نظر سے نہیں گزری۔ لہذا یہ فعل بھی محض جائز اور کارِ ثواب ہوا اگر کوئی کرتا ہے تو روکنا نہیں چاہئے اور اگر کوئی نہیں کرتا جبراً یہ دعا مسلط نہیں کرنی چاہئے، ساتھ ساتھ یہ بھی ضرور کہوں گا کہ نماز جنازہ سلام پھیرنے پر مکمل ہو چکی ہے اگر کوئی دعا نہیں مانگتا ویسے چلا جاتا ہے تو فساد ڈالنا ٹھیک نہیں کیونکہ امر استحبابی پر جھگڑا کرنا دانشمندی نہیں والفتنة اشد من القتل پر نظر مرکوز رکھنا بھی ضروری ہے۔ [لطمة الغیب علیٰ ازالة الریب، ص: ۲۹۴] پس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان حضرات کا دعا بعد از جنازہ کے حکم میں اختلاف کرنا کسی کا اسکو فرض لازم کہنا کسی کا جائز اور سنت کہنا کسی کا اسکو مباح کہنا وغیرہ وغیرہ دلیل ہے اس بات کی یہ مروجہ رسمی دعا اصول سے ثابت نہ ہے جیسا کہ حضرت گولڑوی صاحب نے اقرار بھی فرمالیا ہے۔ بہرحال یہ حضرات آج تک اس کے حکم پر اتفاق نہیں کر سکتے اور قیامت تک نہیں کر سکیں گے۔

قائلین دعا مخصوصہ سے چند سوالات:

سوال نمبر۱:.....نماز جنازہ کے بعد خاص طریقہ سے جو دعا مانگی جاتی ہے آیا یہ فرض ہے واجب ہے سنت ہے یا صرف جائز اور مباح ہے؟ بہرحال آپ کے نزدیک اس دعا کا جو درجہ ہے وہ بتائیں اور ساتھ ساتھ کسی فقیہ کا حوالہ بھی دیں کیونکہ اعمال کے درجات بتانا ایک فقیہ کا کام ہے نہ کہ ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام۔

سوال نمبر۲:.....جو شخص اس خاص طریقہ میں شامل نہ ہو آپ کے نزدیک ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر۳:.....دین کا ہر وہ کام جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اور نہ اس سے منع کیا ایسے کاموں کا شرعاً کیا حکم ہے؟ جائز ہے یا ناجائز ہے یا ان میں توقف ہے؟ مثلاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کے لیے نہ تو اذان دینے کا حکم صادر فرمایا نہ ہی اذان دینے سے منع فرمایا تو اب عیدین کی اذان کا شرعاً کیا حکم ہوگا آیا یہ جائز ہوگی یا ناجائز؟ اسی طرح نماز جنازہ کی اذان اور تکبیر جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا آیا ہمیں یہ کہنی چاہئے یا نہیں؟

سوال نمبر۴:.....جو شخص اس مخصوص طریقہ دعا میں آپ کے ساتھ شامل نہ ہو قرآن پاک کی چند آیات مثلاً (۱) واذا سالك عبادی عنی فانی قریب (۲) وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم دا خرین وغیرہ آیات پڑھ کر اسی کو جہنمی قرار دینا جائز ہے یا ناجائز؟

سوال نمبر۵:.....کیا عام دلائل سے خواہ وہ آیات قرآنیہ ہوں یا احادیث نبویہ، خاص قسم کی چیز ثابت کرنا ٹھیک ہے یا غلط؟ مثلاً ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے دعا مانگنی چاہئے اور وہ اپنے اس خاص موقع کی اس دعا کو ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی عام آیتیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پڑھتا ہے یا عام حدیثیں بیان کرتا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ اس کے ان عام دلائل سے خاص موقع کی یہ دعا ثابت ہوگی یا نہیں؟

سوال نمبر ۶:..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بعد از نماز جنازہ اس مخصوص طریقہ سے دعا مانگی ہے تو اس کے الفاظ بتائیں آپ نے کن الفاظ کیساتھ دعا مانگی تھی؟ کیونکہ آپ نے جو دعا بھی مانگی صحابہ کرامؓ نے اسکو محفوظ کیا ہے حتیٰ کہ آپ نے بیت الخلاء جانے سے پہلے اور اس سے نکلنے کے بعد جو دعائیہ کلمات ادا فرمائے ہیں صحابہ کرامؓ انکو بھی محفوظ کیا ہے اور امت تک پہنچایا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نماز جنازہ کے بعد بھی کوئی دعا فرمائی ہوتی تو صحابہ کرامؓ اس دعا کے الفاظ کو محفوظ رکھتے، لہذا ہماری درخواست ہے کہ دعا کے الفاظ بھی بتائے جائیں۔

سوال نمبر ۷:..... کیا ہمارے فقہاء کرام نے یہ اصول اور ضابطہ بتایا ہے کہ جو کام فی نفسہ جائز یا مستحب ہو لیکن لوگ اسے ضروری سمجھنے لگیں فرض اور واجب سے اونچا درجہ دینے لگیں اور نہ کرنے والوں سے لڑائی جھگڑا کریں تو ایسا عمل بدعت کے زمرہ میں داخل ہوگا؟

سوال نمبر ۸:..... آپ کے نزدیک نماز جنازہ کے سلام کے بعد کتنی دیر تک جنازہ کو رکھنے کی گنجائش ہے؟

سوال نمبر ۹:..... بہار شریعت آپکے مسلک کی بہت بڑی ضخیم اور معتبر کتاب ہے اسکے مصنف نے نماز جنازہ کی پوری ترکیب اور اندر والی تمام دعائیں لکھیں ہیں لیکن نماز جنازہ کے بعد والی رسمی دعا کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر شریعت میں اس دعا کی کوئی اصل ہوتی تو بہار شریعت میں اسکو ضرور لکھا جاتا اب سوال یہ ہے کہ بہار شریعت سے یہ مخصوص طریقہ دعا ثابت کر کے دکھاؤ؟

سوال ۱۰:..... اگر بہار شریعت میں یہ مخصوص طریقہ دعا نہیں لکھا ہوا تو چاہئے کہ فقہ کی کس کتاب میں آپ کا یہ مخصوص دعا طریقہ لکھا ہوا ہے۔؟ شرط یہ ہے کہ جسطرح آپ دعا مانگتے ہیں اسی طریقہ کو آپ نے ثابت کرنا ہوگا؟

سوال ۱۱:..... آپ کے نزدیک آپ کے اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کی کیا حیثیت ہے؟ کیا آپ انکی بیان کردہ ہدایات کو لازم العمل سمجھتے میں یا نہیں؟ اگر انکی ہدایات تمہارے نزدیک واجب العمل ہیں تو آپ انکی ہدایات پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ کیونکہ وہ تو اپنے فتاویٰ میں صاف لفظوں میں لکھ گئے ہیں دعا کو اتنا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لمبا کریں کہ جنازہ کی روانگی میں دیر ہو جائے تو اعلیٰ حضرت کی ان ہدایت پر آپ عمل کیوں نہیں کرتے؟

سوال نمبر۱۲: پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے جانشین پیر نصیر الدین صاحب گولڑوی جو یہ لکھ گئے ہیں کہ جو لوگ نماز جنازہ کے بعد دعائیں نہ مانگیں ان پر زبردستی یہ دعا مسلط مت کرو! اب سوال یہ ہے کہ آپ پیر صاحب کی اس ہدایت پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ میرے نزدیک تو انکی یہ ہدایت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے نہ معلوم آپ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

سوال نمبر۱۳:..... یہ بات بطور لطیفہ کے پڑھی جائے گی کہ اوچشریف کے ایک علامہ نے دعا بعد از جنازہ کے اثبات میں ایک رسالہ لکھا اور اس رسالہ میں آں موصوف نے دعا بعد از جنازہ کو تیز مرچ سے ثابت کیا۔ اس کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''انہوں نے فرمایا کہ دیو بندی مولوی کی دعوت کی جائے اور سالن میں مرچیں خوب ڈالی جائیں، جب تیز مرچ والا سالن وہ مولوی صاحب کھائے گا تو لازماً اسکو پیاس لگے گی اور وہ پانی مانگے گا۔ لیکن اسکو پانی نہیں دینا بلکہ یہ کہہ دینا ہے کہ پانی سالن کے اندر موجود ہے۔ دراصل اس علامہ صاحب نے اس طریقہ سے علماء دیو بند کی ایک بات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کے اندر خود دعا موجود ہے بلکہ نماز جنازہ من وجہ خود دعا ہے۔ لہذا بعد از جنازہ دعا کی ضرورت نہیں ہے۔

تو علامہ صاحب نے علماء کی بات کا جواب یوں دیا ہے جس طرح سالن میں اگر چہ پانی موجود ہے لیکن بعد میں بھی پانی کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح نماز جنازہ اگر چہ دعا ہے لیکن بعد میں بھی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن بندہ عاجز کا سوال یہ ہے کہ بتائیں کیا شریعت کے مسائل نمک، مرچ اور کھار سے بھی ثابت ہو سکتے ہیں؟ نیز علامہ صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ دیو بندی مولوی نے کھانے کے درمیان میں پانی مانگا اور نماز جنازہ میں دعا کے ہم بھی قائل ہیں لیکن اختلاف تو دعا بعد از جنازہ میں ہے لیکن وہ تو تیز مرچ سے اب بھی ثابت نہ ہو سکی۔ اور کھانا کھا چکنے کے بعد تو حکماء بھی پانی پینے سے منع کرتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال نمبر۱۴:.....جس مخصوص طریقہ سے آپ دعا مانگتے ہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی کسی ایک جنازہ کے بعد اس طریقہ سے دعا مانگی ہے؟

سوال نمبر۱۵:.....حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک صحابی نے زندگی میں ایک بار اس طریقہ سے دعا مانگی ہے؟

سوال نمبر۱۶:.....فقہ کے چار اماموں میں سے کسی امام نے دعا کا یہ طریقہ لکھا ہے؟

سوال نمبر۱۷:.....کسی مفسر، محدث، متکلم، اصولی، صوفی نے یہ طریقہ لکھا ہے؟

سوال نمبر۱۸:.....خیر القرون میں دعا کا یہ طریقہ رائج تھا؟

سوال نمبر۱۹:.....اگر یہ مخصوص طریقہ کہیں سے بھی ثابت نہیں ہے تو تم اس کو چھوڑنے کے لئے کیوں تیار نہیں ہو؟

سوال نمبر۲۰:.....اگر ایک شخص تمہارے اس مخصوص طریقے میں شامل نہیں ہوتا بلکہ بغیر ہاتھ اٹھائے دل دل میں میت کیلئے دعائے مغفرت کر رہا ہے تو آپ اس کو دعا کا قائل کہیں گے یا منکر؟

سوال نمبر۲۱:.....تمہارے اس مخصوص طریقہ سے ہاتھ اٹھانا فرض ہے یا واجب، سنت ہے یا مستحب یا صرف مباح ہے؟۔ بہر حال ہاتھ اٹھانے کا جو درجہ ہے متعین فرمائیں؟

سوال نمبر۲۲:.....تمہارے نزدیک اس مخصوص طریقہ اجتماع کا کیا حکم ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب ہے سنت ہے یا مستحب ہے یا صرف امر مباح ہے؟

سوال نمبر۲۳:..... بعض حضرات یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے جنازہ میں حضرت عبداللہ بن سلام شامل نہ ہو سکے اور بعد میں پہنچے تو فرمایا، " ان سبقتمو نی با الصلوة عليه فلا تسبقونی بالدعاء له" لہٰذا اس سے دعا بعد از جنازہ ثابت ہوگئی۔ لیکن ہمارا سوال یہ ہے کہ اس روایات کی سند پیش کرو؟

سوال نمبر۲۴:.....بتائیں کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ حضرت عمرؓ کے جنازہ پر کتنی دیر بعد پہنچے؟ ایک پہر بعد پہنچے یا دو پہر بعد یا متصلاً بعد پہنچے؟

سوال نمبر۲۵:.....بتائیں حضرت عبداللہ بن سلام نے جو دعا مانگی تھی وہ ہاتھ اٹھا کر تھی یا بغیر ہاتھ اٹھائے؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال نمبر۲۶:.....بدعت کی جامع مانع تعریف کر و بدعت کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر۲۷:.....تمہارے نزدیک جو امور بدعت ہیں ان کی دس پندرہ مثالیں پیش کریں؟

سوال نمبر۲۸:.....پیر نصیر الدین گولڑوی نے جو فرمایا ہے کہ دعا بعد از جنازہ قرآن حدیث سے ثابت نہیں ہے کیا آپ پیر صاحب کی بات کو صحیح سمجھتے ہیں یا غلط؟

سوال نمبر۲۹:.....بدعت کا حکم بتائیں؟

سوال نمبر۳۰:.....دعا بعد از جنازہ کے مخصوص طریقہ پر بدعت کی تعریف سچی آتی ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۳۱:.....اگر اس پر بدعت کی تعریف سچی نہیں آتی تو کیسے؟

نوٹ: مسئلہ ہذا کی پوری پوری وضاحت بندہ عاجز کی کتاب حقیقی نظریات صحابہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علماء اہل سنت دیوبند کے نقش قدم پر استقامت نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العلمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ و عترتہ و ازواجہ و اتباعہ الی یوم الدین !اللھم صل علی روح محمدٍ فی الا رواح.....اللھم صل علیٰ جسد محمد فی الا جساد.....وعلیٰ قبر محمد فی القبور.....اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والا فات و تقضی لنا بھا جمیع الحاجات و تطھرنا بھا من جمیع السیئات و ترفعنا بھا عندك اعلیٰ الدرجات و تبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات و بعد الممات انك مجیب الدعوا ت۔

نماز جنازہ میں مسنون دعائیں

﴿1﴾ اللھم اغفر لحینا و میتنا و شاھدناوغا ئبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثنا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی السلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان

﴿2﴾ اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ و اکرم نُزلہ ووسع مد خلہ و اغسلہ با الماء و الثلج والبرد و نقہ من الخطایا کما نقیت ال ثوب الابیض من الدنس و ابدلہ دا را خیر اً من دارہ و اھلاً خیرا من اھلہ و زوجا خیراً من زوجہ و ادخلہ الحنتہ و اعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار۔

﴿3﴾ اللھم انت ربھا انت خلقتھا وانت ھدیتھا الی الاسلام و انت قبضت روحھا و انت اعلم بشرھا وعلا نیھا جئنا شفعاء فا اغفرلہ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تعارف جامعہ عثمانیہ

از: مولانا عبدالرؤف صاحب تونسوی۔ مدرس: جامعہ ہٰذا

پاکستان کا معروف، علوم نبویہ کا عظیم الشان مرکز، جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ جو اس وقت بحمداللہ ملت اسلامیہ کا ممتاز اور اہل اسلام کا معتمد ترین عظیم دینی ادارہ ہے۔ اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے۔ "ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم"

(۱) جامعہ کا نصب العین:

محض اللہ جل شانہ کی رضا کے لیے، اللہ جل شانہ کے دین عالی کی خدمت کرنا۔

(۲) جامعہ کے بنیادی اصول:

[۱] اخلاص قلب [۲] اتباع سنت [۳] توکل علی اللہ [۴] تعلیم وتربیت

(۳) عطیہ رقبہ:

جامعہ کا کل رقبہ تقریباً 4 کنال ہے جو سردار عطا محمد خان صاحب، ایڈووکیٹ: بار کونسل نے وقف کیا تھا۔

(۴) جامعہ کا سنگ بنیاد:

جامعہ کا سنگ بنیاد 1988ء/۱۴۱۰ھ میں حضرت مہتمم صاحب جامعہ ہٰذا اور الحاج سردار الٰہی بخش خان رحمۃ اللہ علیہ رئیس اعظم ڈنڈن اوٹ نے اپنے دست مبارک سے رکھا۔

(۵) جامعہ کی سعادت:

جامعہ ہٰذا کو صاحب روحانیت، اہل بصیرت علماء ومشائخ..... پیر طریقت شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا امیر محمد تونسوی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث: جامعہ مخزن العلوم خان پور..... شیخ الحدیث حضرت مولانا حاجی احمد صاحب مہتمم جامعہ انوریہ حبیب آباد طاہر والی..... اہمدرد قوم الحاج حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی صاحب، نائب مہتمم: جامعہ مخزن العلوم خان پور کی سرپرستی حاصل ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۶) جامعہ کے خاص ذمہ داران:

[۱] مناظر اسلام، محقق وقت، قاطع مماتیت وبدعت حضرت مولانا ابواحمد نورمحمد قادری تونسوی دامت برکاتہم العالیہ، مہتمم: جامعہ ہٰذا۔ [۲] الحاج سردار عبدالعزیز خان، رئیس: ڈنڈن اوٹ۔ [۳] سردار الٰہی بخش خان کے فرزند ارجمند الحاج شمیم خان صاحب، چیف جسٹس: ہائی کورٹ ملتان۔ [۴] سردار عطا محمد خان صاحب، ایڈوکیٹ: بارکونسل لیاقت پور

[۵] صاحب زادہ مولانا محمد احمد اللہ تونسوی صاحب، نائب مہتمم: جامعہ ہٰذا

[۶] بندہ عبدالرؤف تونسوی، صدر مدرس: جامعہ ہٰذا

(۷) شعبہ ہائے جامعہ:

[۲] شعبہ تعلیم القرآن: شعبہ تعلیم القرآن میں ماہر، تجربہ کار، نیک سیرت قاری صاحبان کی زیرنگرانی قرآن پاک حفظ وناظرہ اور تجوید کی تعلیم کا معیاری انتظام ہے، ہر سال بیسیوں خوش نصیب بچے قرآن پاک حفظ کر کے سندات کا اعزاز حاصل کرتے ہیں۔ اس شعبہ میں فی الحال 13 اساتذہ کی زیرنگرانی یک صد (100) سے زائد طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

[۲] شعبہ مدرسۃ البنات: جامعہ کے زیرانتظام ترنڈہ محمد پناہ شہر میں مسلمان بچیوں کی دینی تعلیم کے لیے نہایت کامیاب طریقے سے تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس شعبہ میں فی الحال 3 معلمات کی زیرنگرانی ایک صد (100) سے زائد طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ سینکڑوں طالبات تعلیم قرآن مکمل کرچکی ہیں، اس کے علاوہ دستکاری، سلائی اور خواتین کے ضروری مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے اور عصری تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

[۳] شعبہ درس نظامی: (حسب نصاب وفاق المدارس العربیہ، پاکستان) درجہ اعدادیہ اول، درجہ اعدادیہ دوم، درجہ متوسطہ، درجہ اولیٰ (صرف ونحو) درجہ ثانیہ عامہ، درجہ ثالثہ، درجہ رابعہ، درجہ خامسہ تک نصف صد طلباء دس اساتذہ کرام کی زیرنگرانی علوم نبویہ وفنون عربیہ کی تعلیم میں مشغول ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[۴] شعبہ عصری تعلیم: (اردو، ریاضی، انگریزی) اس شعبہ میں ماہر، محنتی ماسٹر صاحبان کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جو پوری محنت سے درجہ اعدادیہ اول، دوم اور متوسطہ کے طلباء کو اُردو، انگریزی، ریاضی، سائنس اور معاشرتی علوم کی تعلیم دیتے ہیں تاکہ ضروریات کا سمجھنا آسان ہو۔

[۵] شعبہ اجراء: (صرف ونحو) اس شعبہ میں حضرت مہتمم صاحب پورا سال درجہ اولیٰ سے درجہ خامسہ تک کے طلباء کو تفسیر قرآن کے ساتھ صرف ونحو اور عقائد کی تعلیم دیتے ہیں۔

[۶] شعبہ تصنیف وتالیف: جامعہ نے مالی اسباب کی قلت کے باوجود بھی الحمدللہ تصنیف وتالیف میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ اس وقت تک تیس (30) سے زائد کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس شعبہ کا تصنیفی ادارہ قائم ہے جو مکتبہ عثمانیہ سے موسوم ہے۔

[۷] شعبہ دعوت وتبلیغ ومسائل فقہیہ: اس شعبہ کے تحت جامعہ کے مدیر صاحب واساتذہ کرام کے وقتاً فوقتاً مختلف علاقہ جات میں دینی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ عوام الناس کو عقائد اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند سے روشناس کرا کے اعمال صالحہ کی ترغیب دیتے ہوئے روزمرہ کے مسائل ضروریہ سے آگاہی کی جاسکے۔ سال بھر میں سینکڑوں لوگ مسائل فقہیہ سے مستفید ہوتے ہیں۔ نیز اصلاح نفس کی خاطر جامعہ ہٰذا میں ہر شب جمعہ کو ذکر اللہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

[۸] شعبہ تربیت ودرستگی اخلاق: جامعہ میں طلباء کرام کی تعلیم پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے، مطالعہ، اسباق میں پابندی، تکرار کا التزام اور جامعہ میں طلباء کی ہر وقت حاضری اور اوقات تعلیم میں تعلیمی مشغولیت، عام امور کی باقاعدہ نگرانی کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار اخلاقی تربیت پر اساتذہ کا بیان ہوتا ہے۔ نماز کی پابندی، لباس، وضع قطع، صورت وسیرت میں سنت نبوی کی اتباع ہر طالب علم کے لیے لازمی ہے۔ صبح کی نماز کے بعد تلاوت سورہ یٰس اور دیگر وظائف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

[۹] شعبہ امتحانات: جامعہ ہٰذا باقاعدہ وفاق المدارس العربیہ سے الحاق شدہ ہے، اس لیے وفاق المدارس کے تحت الگ الگ سالانہ امتحان ہوتا ہے۔ جبکہ سہ ماہی، ششماہی امتحانات صرف

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جامعہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔

(۸) جامعہ کے سالانہ اخراجات:

جامعہ میں قناعت، دیانت اور تقوی پر مبنی بیت المال کا نظم بحمد اللہ نہایت ہی معیاری ہے، ہر معاون کو اس کے تعاون کی باقاعدہ رسید دی جاتی ہے، اور رسید کو رجسٹر آمد وخرچ میں درج کیا جاتا ہے، آخر سال میں سال بھر کے آمد وخرچ کا باضابطہ آڈٹ کرایا جاتا ہے، اور پھر حکومت کے منظور شدہ آڈیٹر بھی آڈٹ کرتے ہیں۔ جامعہ کے سالانہ اخراجات بارہ (12) لاکھ سے متجاوز ہیں۔ گندم وتعمیرات کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔

(۹) جامعہ کے کوائف پر اجمالی نظر:

جامعہ ہٰذا میں وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق قرآن پاک کی تعلیم حفظ وناظرہ، تجوید کے ساتھ ساتھ درجہ خامسہ تک درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے، جن میں طلباء کی تعداد دوصد (200) سے متجاوز ہے۔

[۱] جامعہ کا طغرا امتیاز ہے کہ جملہ عقائد واعمال اسلامیہ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت، عقیدہ حیات الانبیاء، عقیدہ حیات عیسیٰ وغیرہ پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

[۲] مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کا پرچار اور فرق باطلہ کا ابطال دلائل وسنجیدگی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

[۳] جامعہ میں تین صد (300) سے زائد مسافر طلباء وطالبات سولہ (16) اساتذہ کی نگرانی میں علوم نبویہ وفنون عربیہ حاصل کر رہے ہیں۔

[۴] جامعہ کے تحت مدرسۃ البنات میں ایک صد (100) سے زائد طالبات قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی حاصل کر رہی ہیں۔

[۵] جامعہ کا رزلٹ 99 فیصد ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[۶] جامعہ میں تمام طلباء کو مفت تعلیم دی جاتی ہے، کسی قسم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اس کے علاوہ طعام، قیام، لباس، چارپائی، بستر، کتب، علاج معالجہ وغیرہ کا انتظام بھی جامعہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

[۷] جامعہ میں تصنیف وتالیف، دعوت وتبلیغ، تعلیم مسائل فقہیہ کا باقاعدہ شعبہ قائم ہے۔

[۸] جامعہ کا سالانہ خرچ بارہ (12) لاکھ سے متجاوز ہے۔ جبکہ تعمیرات وگند کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔

[۹] جامعہ حکومت سے کوئی گرانٹ وصول نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی ہے، محض توکل علی اللہ کام جاری ہے۔ علوم نبویہ سے محبت رکھنے والے اہل خیر کی زکوٰۃ، صدقات، عطیات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اخراجات پورے فرماتے ہیں۔

[۱۰] جامعہ حکومت پاکستان کا رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے۔

(۱۰) منصوبہ جات:

جامعہ کی منجانب اللہ مقبولیت عامہ، طلباء وطالبات کی کثرت تعداد اور ضروریات جامعہ میں اضافہ کی وجہ سے موجودہ عمارت ناکافی ہوچکی ہے، جس کے باعث جامعہ کی جدید وسیع عمارت جس میں درسگاہیں، طلباء کی قیام گاہیں، مدرسۃ البنات کی تعمیر جدید اور اساتذہ کی رہائش گاہیں اور مطبخ کی تعمیرات کا فیصلہ ہوا ہے، جس کے لیے مزید اراضی کی بھی ضرورت ہے۔ ان تمام منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت دو (2) کروڑ سے متجاوز ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم سے اپنے محبوب بندوں کے ذریعہ جلد از جلد اس کی تکمیل فرمادیں۔ اہل خیر اور دینی احباب سے خصوصی، فوری توجہ کی اپیل ہے۔

جامعہ کا اکاؤنٹ نمبر: 1000699 بنام مولانا شکیل احمد۔ مدرس وناظم: جامعہ ہٰذا

برانچ کوڈ 0808 ایم، سی، بی (M.C.B) جن پور۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قرآن وسنت کی تعلیمات اور فقہاء ومحدثین کی تشریحات کا امین

مجلہ تسکین الصدور بہاولپور

بانی: امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

بیاد: مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

زیر نگرانی: مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ، مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ

مدیر: جمیل الرحمٰن عباسی

معاون مدیر: مفتی رب نواز بہاولپوری

ناشر: مجلس تحفظ حدیث وفقہ، بہاولپور 0301-7790908 0321-7790908

ختم نبوت زندہ باد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اصلی کلمہ اسلام یا اللہ مدد خلافت راشدہ حق چار یارؓ

اکابرین دیوبند بالخصوص شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنی کے افکار ونظریات کا بے باک ترجمان

مجلہ صفدر گجرات

سالانہ زر تعاون 240 روپے

بانی: محمد سرفراز خان صفدر

مدیر: قاضی مظہر حسین

رابطہ: سرفراز حمزہ دارالعلوم مدنیہ M.T.B بہاولپور 062-2883363

حافظ محمد طاہر مکتبہ امام اہلسنت گوجرانوالہ 0306 6426001

ہم ماتم کیوں نہیں کرتے؟ قیمت 10 روپے

مؤلفہ: قائد اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ

سُنّی مؤقف قیمت 15 روپے

مؤلفہ: قائد اہل سنت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ

مظہریہ دار المطالعہ محلہ حیات النبی نزد فوارہ چوک، گجرات 0334-4612774 0312 4612774 khadim.khan4@yahoo.com

ختم نبوت زندہ باد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ یا اللہ مدد خلافت راشدہ حق چار یارؓ

روئیداد

مناظرہ حیات الانبیاء

صفحات: 127 (بمقام ہتھیجی تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) قیمت: 50

مناظر اہل سنت وکیل احناف حضرت مولانا جمیل الرحمٰن عباسی صاحب مدظلہ مدیر "مجلہ تسکین الصدور" بہاولپور

تقریظ: مناظر اسلام مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ مقدمہ: مناظر اسلام، حضرت مولانا ابو احمد نور محمد تونسوی مدظلہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ صفدریہ: بہاولپور 0301-7790908

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسی طرح ''مولانا محمد طیب پنج پیری کی خدمت میں ایک سو چار (۱۰۴) سوالات'' اور مزید ''تین سو پینتیس (۳۳۵) سوالات'' نے بھی قصرِ اعتزال میں کھلبلی مچا رکھی ہے اور مماتیوں کے بڑے بڑے جغادری بھی ان دندان شکن سوالات کے جوابات دینے سے بے بس ہیں۔

''اسلام کے نام پر ہوئی پرستی'' نے عثمانی فرقہ کے الحاد وضلالت پر مبنی نظریات کا قلع قمع کیا ہے، اسی طرح ''منکرین حیاتِ قبر کی خوفناک چالیں'' اور دیگر کتب کا مطالعہ بھی عوام وخواص کے لیے سودمند ہے۔

''عذاب قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم'' بھی حضرت کی کاوشوں کا عظیم شاہکار ہے جس میں متبحر علماء کرام اور مقتدر مفتیان عظام کے ان فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے جن میں انہوں نے واشگاف الفاظ میں تحریر فرمادیا کہ عذاب قبر کی صحیح صورت کا منکر کوئی بھی ہو اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے اور اس عقیدہ کے حامل امام کی اقتداء میں پڑھی جانے والی نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا اعادہ واجب ہے۔

اسی طرح تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات بھی آپ کے جاندار قلم سے صادر ہو چکے ہیں جو آپ کے تبلیغی جماعت کے ساتھ والہانہ لگاؤ کا بین ثبوت ہیں۔ اسی طرح بعض دیگر فرق ضالہ وباطلہ کی تردید میں آپ کی مفید کتب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ حضرت نے رضا خانیت کا تعاقب بھی جاری رکھا ہوا ہے، چنانچہ ''حقیقی نظریات صحابہ'' اور بعض دیگر رسائل کے ذریعہ ان کا کامیاب رد کیا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک تازہ تالیف ''نمازِ جنازہ میں مسنون دعا'' آپ کے ہاتھوں میں ہے جو بدعات کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کے لیے روشن چراغ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی مساعیِ جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشیں، اہل بدعت کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں اور اس کتاب کی کمپوزنگ، تصحیح، ترتیب اور املاء میں تعاون کرنے والوں بالخصوص حضرت کے صاحبزادہ مولانا احمد اللہ صاحب اور برادرم مولانا سرفراز حسن خان حمزہ سلمہ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

جمیل الرحمٰن عباسی.....ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولف کی دیگر تالیفات

★ الحیاۃ بعد الوفاۃ یعنی قبر کی زندگی ★ اسلام کے نام پر ہوئی پرستی

★ تبلیغی جماعت کا شرعی مقام ★ حقیقی نظریاتِ صحابہؓ ★ مجموعہ سوالات

★ تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب ★ تبلیغی جماعت اور عرب علماء

★ عقیدہ حیات قبر اور علم وفہم میت کی حدیث ★ تحقیق المسئلتین

★ منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں ★ شان ابی حنیفہ ... وراحادیث شریفہ

★ غیر مقلدین عوام، غیر مقلدین علماء کی نظر میں ★ تبلیغی اعمال کی شرعی حیثیت

★ روح کی آڑ میں مسلمہ حقائق کا انکار ★ عتیق الرحمٰن کی قلابازیاں

★ سیدنا علیؓ.....اور.....سیدنا امیر معاویہؓ کی آپس میں محبت وعقیدت

★ جہادِ نفس ★ زبدۃ التحقیقات فی اثبات الدعا بعد المکتوبات

★ عذاب قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم ★ شان سیدنا ابی سفیانؓ

★ سوال گندم جواب چنا ★ ھو الکذاب ★ معیارِ صداقت

★ مسنون تراویح ★ عقیدہ حیاتِ قبر اور علماء اسلام ★ مقالاتِ تونسوی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1